رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد ۱۴ | قادیان مورخہ ۲۱/۲۸ دسمبر ۱۹۲۹ء مطابق ۱۹/۲۶ رجب المرجب ۱۳۴۸ھ | نمبر ۳۵/۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) آج ۱۸ ر دسمبر ۱۹۲۹ء کو حضرت صاحب کی طبیعت نسبتاً رو بصحت ہے۔ ۲۰ ر دسمبر کا خطبہ جمعہ حضور نے فرمایا۔ احباب دعاء صحت کامل کرتے رہیں۔

(۲) چونکہ جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۲۷ ر دسمبر یوم جمعہ سے شروع ہو کر ۲۹ ر دسمبر اتوار کو ختم ہونگی۔ اس لئے آنے والے دوست ریلوے کا ٹکٹ نہایت رعائتی خرید کر سکتے ہیں۔ جو ۲۶ ر دسمبر جمعرات کے دن سے ہر اسٹیشن پر واپسی ٹکٹ مل سکیگا جس کی میعاد یکم جنوری ۱۹۳۰ء تک ہوگی۔ اور یہ ٹکٹ ویک اینڈ ٹکٹ کہلاتا ہے یعنی ہفتہ وار رعائتی ٹکٹ اور اس میں کرایہ کی بہت بچت رہتی ہے۔ اور ٹکٹ لینے کے وقت قادیان مغلاں کہکر ٹکٹ لیں کیونکہ ریلوے والوں نے قادیان سٹیشن کا نام قادیان مغلاں رکھا ہے۔

(۳) اخویم سیٹھ ابو بکر صاحب جدہ والے تقریب جلسہ سالانہ تشریف لائے ہیں۔ اور جلسہ تک دارالامان میں قیام فرمائیں گے۔

(۴) ۱۳ و ۱۴ ر دسمبر کو خدا کے فضل سے باران رحمت کا نزول ہوا۔ جس سے فصلوں کو بہت فائدہ پہنچا۔ اور موسم م

روئے زمین کا سب سے بہترین اجتماع

اس میں نوع انسانی کے پراگندہ دل ملائے جاتے ہیں

اصبحتم بنعمتہ اخوانا کا روح پرور منظر

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

ماہ حال کی ۲۷-۲۸-۲۹ ر تاریخ کو خدا نے چاہا تو ہم ارض مقدس قادیان میں مشرقی و مغربی گورے و کالے امیر و غریب کو ایک پلیٹ فارم پر دیکھیں گے۔ جن کی رویت سے ہمارے ایمان مضبوط اور تسلی پائیں گے۔ کیونکہ آج سے کچھ عرصہ پہلے حضرت احمد قادنی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جبکہ آپ

زاویہ گمنامی میں مستور تھے۔ اور آپ کو کوئی نہ جانتا تھا۔ نہ ہی کسی قسم کی حضور کو شہرت حاصل تھی۔ نہ ہی آپ کا مولد و مسکن کوئی مشہور شہر تھا۔ بلکہ ناصرہ کی طرح جہاں مسیح ناصری پیدا ہوئے ایک چھوٹے سے گاؤں میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی جب آپ کی عمر چالیس برس کو پہنچی۔ تو آپ کو علیم بذات الصدور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے اپنے مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف فرمایا۔ اس وقت حضرت نے یہ پیشگوئی فرمائی یأتون من کل فج عمیق ویأتیک من کل فج عمیق کہ دور دراز مقامات سے تیرے پاس لوگ آئیں گے۔ باوجود اپنوں اور بیگانوں کی مخالفت کے پھر جس شان وشوکت سے اس پیشگوئی کا ظہور ہر سال ہوتا ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اس مادہ پرستی کے زمانہ میں یہ اجتماع ہی ہستیٔ باری پر ایک کامل دلیل اور واضح برہان ہے ؛

اس لئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ کثرت کے ساتھ خود بھی اس مبارک مجمع میں شامل ہو کر اس خدائی نشان کی عظمت سے حصہ لیں اور دوسرے پاک فطرت اور حق پسند اصحاب کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں جہاں تک ممکن ہو سکے اپنے ہمراہ لانے کی کوشش کریں۔ تا وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ جائیں۔ کہ دنیا کی پھونکوں سے خدائی نور نہیں بجھتے۔ اور دنیا کے مٹانے سے خدا کے بندے نہیں مٹتے بلکہ بڑھتے ہیں اور پھولتے ہیں۔ اور تمام دنیا میں عزت کے ساتھ ان کا نام بلند کیا جاتا ہے ؛

کہاں گئے وہ بڑے بڑے جبہ پوش گدی نشین اور مولوی جو قادیان کے راستے میں بیٹھ کر لوگوں کو قادیان دار الامان میں آنے سے روکتے تھے۔ آج ان کے مکانوں اور مزاروں پر حسرت برس رہی ہے اور ان کا کوئی نام لیوا تک باقی نہیں۔ جو باقی ہیں۔ وہ بھی ذلت کے ساتھ زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں بے شک اس میں اہلِ دانش کے لئے عبرت ہے۔ آج جب کہ سپیشل ٹرین زائرین قادیان سے بھری ہوئی قادیان کو آئیں گی۔ تو ان کی روحیں کیا کہیں گی۔ یقیناً وہ اپنی مخالفت حق پر پشیمان ہونگی۔ اور زبان حال سے پکار رہینگے۔ کہ ؎

خدا کے پاک بندوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو اک عالم کو وہ عالم دکھاتی ہے
غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

(خاکسار عبد الاحد مولوی فاضل قادیان)

قابل فروخت موٹریں

قادیان میں ریل کے آنے سے پیشتر احمدیوں کی بہت سی موٹریں بٹالہ اور قادیان کے درمیان چلتی تھیں جو ریل کے آنے سے یک لخت بند ہوگئیں۔ یہ فورڈ لاریاں ہیں۔ جو آٹھ دس سواریوں کے لئے کار آمد ہیں۔ جو دوست کرایہ پر موٹریں چلانا چاہیں۔ وہ ان کو خرید لیں تو بہت ارزاں مل سکیں گی۔ اور ان کو بہت فائدہ ہوگا۔ اس وقت تین موٹر لاریاں قابل فروخت ہیں۔ جن کے انجن وغیرہ سب پرزے اچھے ہیں۔ اور کئی سال تک کام دینے والیاں ہیں۔ جو دوست خریدنا چاہیں خاکسار ایڈیٹر فاروق سے ملکر گفتگو کرلیں۔ اور اپنی آنکھ سے لاریاں بھی دیکھ لیں۔ نہایت سستا سودا ہے۔ کیونکہ قادیان میں اب ان کی ضرورت نہیں۔ اسی وجہ سے یہ ارزاں قیمت پر مل جائیں گی ؛ اور خریدنے والے نفع اٹھائیں گے ؛

یاددہانی

فاروق کی اپیل جو پانسو خریداران جدید کے واسطے گذشتہ پرچہ میں کی گئی ہے۔ احباب اس کے لئے پوری کوشش کر کے جلسہ پر پانسو جدید خریدار دیکر ثواب حاصل کریں۔ تھوڑی سی محنت کرنے پر یہ تعداد جلسہ پر پوری ہو سکتی ہے بشرطیکہ آپ اس کا خیال رکھیں۔ اور تکلیف فرماکر جلسہ پر اپنے احباب کو جبریہ بھرتی کے طور پر خریدار بنا کر فاروق کا چندہ سالانہ چار روپیہ اور ششماہی دو روپے اور پرچہ ہفتہ وار ہے ؛ (مینیجر)

خوبصورت اور اصلی مگر سستی عینکیں

جناب ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا جو آنکھوں کے متعلق تمام بیماریوں کے تجربہ کار معالج ہیں اور موتیا بند وغیرہ کا مفید اپریشن کرتے ہیں۔ اور نہایت مخلص احمدی ہیں۔ امسال بھی جلسہ سالانہ پر تشریف لائیں گے۔ آپ علاوہ آنکھیں بنانے کے ہر قسم کی مفید عینکیں اصلی پتھر کی آنکھوں کا معائنہ کر کے اس کے مطابق دیتے ہیں۔ اور قیمت بھی بہت کم لیتے ہیں۔ جو دوسروں سے مقابلہ کرنے پر معلوم ہو سکتی ہے۔ مریضان چشم اور عینکوں کے حاجتمند احباب اس موقعہ [illegible] فائدہ اٹھائیں۔ ڈاکٹر صاحب فاروق کے دفتر میں ہی قیام فرمائیں گے ؛

احمدی جنتری سنہ ۱۹۳۰ء

شیخ محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان نے حسب دستور سال سنہ ۱۹۳۰ء کی جنتری چھپوائی ہے۔ تبلیغی مضامین کے علاوہ ایسے امور بھی اس میں امسال درج کئے ہیں۔ جو صفحات جنتری کو مکمل کرنے کے لئے ضروری سمجھے گئے۔ خصوصاً "لنڈن کی سیر" "نوادرات عباسئی" کے علاوہ خاص نظمیں بھی جو ان کی اپنی ہی ایجاد ہیں خاص قابل مطالعہ ہیں۔ ٹائیٹل خوبصورت ہے۔ خط نہایت باریک۔ صفحات ۸۰ ہیں۔ قیمت صرف ۲/ اور ایک روپیہ کی آٹھ جنتریاں ان کی دوکان سے مل سکیں گی ؛

حسن اسلام

مسیحیت کے رد میں اس نام کی کتاب مرزا احمد صادق احمدی اکونٹنٹ لاہور نے عیسائیوں کی ایک کتاب "موازنہ انجیل وقرآن" کے جواب میں تالیف کی ہے۔ اور عمدہ دلائل سے عیسائی کی کتاب مذکور کا رد کیا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ اچھا ہے۔ صفحات ۲۰۰ قیمت صرف ۶/ ہے۔ جو دفتر فاروق سے مل سکتی ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱/۲۸ دسمبر ۱۹۲۹ء

چار باتیں ہماری جماعت کے کام کی

دنیا سے نرالا مقصد

عام طور پر مطالعہ اخبارات کی غرض و غایت یہ دیکھی جاتی ہے۔ کہ واقعات عالم سے آگاہی حاصل کرلی۔ کچھ وقت علمی مشغلہ میں گذر گیا۔ کچھ تبادلہ خیالات امور ملکی و قومی میں ہوگیا۔ اور بس۔ لیکن احمدی جماعت ہی اس وقت بفضل خدا جہاں بھر میں ایک ایسی قوم ہے۔ جس کا نصب العین سب سے اعلیٰ اور بالا تر ہے۔ وہ کیا؟ دین الحق کی خدمت و اشاعت۔ پس اس کے اخبار نویسوں اور اخبار بینوں کا فرض یہ ہوا۔ کہ جو کچھ بھی اخباروں یا رسالوں بلکہ نیز کتابوں میں لکھیں یا پڑھیں۔ وہ کسی پہلو سے اغراض دنیوی پر مبنی نہ ہو۔ ہر احمدی کو خدا کے فضل سے معلوم ہوگا۔ کہ پریس جو اس وقت دنیا میں ایک زبردست طاقت مانی گئی ہے۔ حتیٰ کہ بڑی بڑی جلال و جبروت والی سلطنتوں میں انقلاب عظیم برپا کر دینا تک اسی قوت کے بائیں ہاتھ کا کرتب مانا گیا ہے۔ یہ بموجب ارشاد باری تعالیٰ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ۔ مسیح موعودؑ کا ایک نشان ہے۔ اور اس کے مبارک مشن کو مدد دینے والا ضروری سامان۔ لہٰذا جو کوئی بھی احمدی ہو اس نعمت کی بے قدری یا اس کا بے جا استعمال کرے گا۔ اندیشہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے حضور مستوجب مواخذہ ٹھہرے۔ مولیٰ کریم ہمیں غلط راہوں پر چلنے سے بچائے۔ آمین ۔

ہماری تفریح

تعلیم یافتہ لوگ تہذیب مغرب کی تقلید میں اپنے دماغ کو تازہ کرنے کیلئے Light Literature یعنی ادبیات کے اس حصہ کو ڈھونڈا کرتے ہیں۔ جس میں دل آویز تخیلات فرضی فسانے اور حسن و عشق کے دکھڑے خوبصورت الفاظ اور برجستہ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہوں۔ چنانچہ شاعرانہ بلند پروازیاں۔ ناول نگاروں اور ڈرامانویسوں کی جدت طرازیاں وغیرہ وغیرہ اسی ذیل میں شامل ہیں خدا جانے کتنے ایک خوش فکر ناظموں اور جادو نگار ناثروں کے پھر ان کے رشحات قلم کی قدر کرنے والوں کے اوقات عزیز اور قوائے دماغی و جسمانی مع بے شمار دولت کے اس دیوی کی بھینٹ چڑھتے ہونگے۔ جسے تفریح و تفنن طبع کہتے ہیں۔ لیکن الحمد للہ کہ خدا کی کروڑوں بلکہ اربوں مخلوق میں آج چند لاکھ کی جماعت ایسی بھی ہے۔ جس کے دماغ اور طبائع جفاکشی و مشقت کے کاموں کو انجام دینے کے بعد بھی ایسے لغو مشاغل کے محتاج نہیں۔ جن کا مآل کار خسر الدنیا و الآخرۃ کے سوا کچھ نہ ہو۔ ان کے اجسام اور ارواح کو تازگی و سرور محض اس ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے کہ کوئی بات دین حق کا بول بالا کرنے والی پڑھیں سنیں اور سنائیں۔ کلام پاک رحمٰن کا چرچا اس کے حقائق و معارف اور رموز و نکات معلوم کرنے یا کرانے کا شوق ہی ان کا ذریعہ تفریح ہے۔ اور وہی ان کا لائٹ لٹریچر۔ سلسلہ حقہ کے دشمن بھی اس بات کو مانتے ہیں۔ مگر افسوس اتنا نہیں سوچتے کہ کیا گمراہوں کے یہی ڈھنگ ہوتے ہیں؟

خودکنی و خودکنائی کا رزا

ہزارہا بزرگوں کا تجربہ ہے۔ کہ جو خدا کا ہو رہے۔ خدا بھی اس کا ہو جاتا ہے۔ من کان للہ کان اللہ لہٗ۔ واللہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اور جس کا جی چاہے خود آزما کر دیکھ لے۔ اور جب کوئی انسان اخلاص اور للہیت کے ساتھ دین اللہ کی کسی خدمت کا بیڑا اُٹھائے۔ خدائے تعالےٰ آپ اس کا حامی و مددگار ہوتا اور اس کے بوجھوں کو حیرت ناک طریقوں سے ہلکا کر دیتا ہے ؏

از کرم برداشتی ہر بارِ ما

لاکھ اس کے قوائے جسمانی و دماغی اور سارے اسباب ظاہری اُسے دنیا کی نگاہوں میں ناقابل قرار دیتے ہوں۔ مگر خالقِ فطرت صاحب قدرت ہے۔ وہ خود اسکی طاقتوں اور جوارح کو اس قابل بنا دیتا ہے کہ خدمت دین میں اچھے اچھے قوی الجثہ اور لائق و فائق اشخاص کے دوش بدوش چل سکے۔ پس تم یہ ہرگز نہ سمجھو۔ کہ ہم کچھ نہیں کرسکتے۔ بلکہ اس فکر میں رہو۔ کہ ہمیں کیا کرنا ہے کیونکہ کام زیادہ ہے۔ کرنے والے تھوڑے اور مہلت کم۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ کل کیا ہوگا۔ ہم میں سے بہتیرے کل تھے۔ مگر آج اس دنیا میں نہیں ہیں۔ اور نہیں معلوم آنیوالی کل کن کن کو ہم سے چھین لے گی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ پھر کیوں نہ مالک کے حضور جانے سے قبل ان کاموں کا سوچ سمجھا کریں۔ جن کی بابت ہم سے پوچھ ہونی ہے ۔

احمدی کا لازمۂ زندگی

دنیا میں رہنا ہے تو زراعت تجارت۔ ملازمت۔ وغیرہ وغیرہ آخر سبھی کام کرنے ہیں۔ یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ کہ تمام جماعت محض مبلغ بنکر اور تمام کاروبار چھوڑ بیٹھے۔ مگر جب تک مسیح موعودؑ کا پیغام دنیا کے کناروں تک نہ پہنچ لے ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ جماعت کے ہر فرد کو دعوت الی الخیر کی دھن لگی رہے۔ اور یہ اسی طرح ممکن ہے۔ کہ اپنے اپنے دیگر فرائض کے ساتھ ہی اس مبارک فرض (تبلیغ) کو بھی نہ بھولیں۔ بس تم اپنا کام برابر کئے جاؤ۔ خدا کا کام خدا پر چھوڑو۔ وہ تمہاری مشکلیں سب آسان کر دیگا۔ تمہیں مشکل اُسے مشکل نہیں ہے ۔

یاد رکھیں

جن احباب نے فاروق کے وی پی بار بار ششماہی دوم ۲۹ء کے واپس کرکے بلاوجہ فاروق کو نقصان پہنچایا ہے۔ وہ سب دوست از راہ کرم اپنا اپنا چندہ نقد یا معہ رقم وی پی واپس شدہ جلسہ پر ادا کر دیں۔ اور سال آئندہ کا چندہ بھی جو دوست دینا چاہیں عطا کر دیں۔ تاکہ وی پی کے اخراجات ....

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مشن

مندرجہ ذیل مضمون سلسلہ عالیہ احمدیہ کے درخشندہ گوہر عزیز مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل مبلغ حیفا فلسطین نے مسیح موعود نمبر کیواسطے لکھ کر ارسال فرمایا تھا۔ چونکہ عدم توجہی احباب سے مسیح موعود نمبر کے شائع کرنے کا انتظام نہ ہوا۔ اس لئے اس قابل قدر مضمون کو میں الگ چھپا کر شائع کرتا ہوں۔ (ایڈیٹر)

مصلح دور آخر

(از رشحات قلم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ حیفا فلسطین)

سنت اللہ ہی جو ابتدائے آفرینش سے آج تک تبدیل نہیں ہوئی۔ یہ قاعدہ داخل ہے کہ جب دنیا میں جرائم ومعاصی بڑھ جاتے ہیں۔ شقاوت وخباثت۔ خیرو سعادت کی جگہ لے لیتی ہے۔ لوگوں کے دلوں پر گناہ کی ظلمت چھا جاتی ہے۔ تو خدا کی حرکت کو غیرت ہوتی ہے۔ اس کے رحم کے ناپیدا کنار دریا میں تموج پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ شریر مگر ضعیف بندوں کو بدی کے گڑھے سے نکالنے کے لئے انہیں میں سے ایک شخص کو اپنی طرف سے اس خدمت پر مامور کرتا ہے۔ کہ انہیں راہ راست پر لائے (زمیندار پیغمبر نمبر جنوری ۱۹۱۶ء از قلم مولوی ظفر علی صاحب) ٹھیک اسی سنت کے مطابق موجودہ زمانہ میں جبکہ فسق وفجور اور ضلالت اور گمراہی کا دریا بیکراں موجوں پر تھا۔ اور بر وبحر فساد سے بھرپور تھے۔ اور اسلام پر ایسا وقت آگیا۔ کہ جس میں چاروں طرف سے آندھیاں اور باد صرصر اور تند ہواؤں کے جھونکے اسکی طرف بڑھنے لگے۔ اور نوبت باینجا رسید۔ کہ ؎

کھا رہا ہے دیں طمانچے ہاتھ سے قوموں کے آج
اک تزلزل میں پڑا اسلام کا عالی منار

اور لوگ اس آفتاب عالمتاب سے روگرداں ہو رہے تھے۔ اور وہ آسمانی بارش یعنی وحی الٰہی جس نے عرب کی سی سنگلاخ اور بنجر وخشک زمین کو سبزہ زار اور پر فضا میدان بنا دیا تھا۔ اور اس سبزہ زار کی شادابی ولطافت خوب ابھر کے چمک رہی تھی۔ اور اس کے ہرے ہرے درختوں کے رنگ میں اس قیامت کی دلفریبی تھی کہ دل بے اختیار ان کا شیدا ہو جاتا تھا۔ مگر آج اس مقدس بستان اور لالہ زار میدان کے شاداب اور شگفتہ پھول مرجھائے ہوئے نظر آنے لگے۔ اور اسلام اس چشمۂ شیریں کی طرح ہو گیا۔ جو خس وخاشاک سے چھپا دیا جائے۔ یا اس چراغ کی مانند جسے صندوق میں بند کر دیا جائے۔ اور اس کا خوبصورت محبوبانہ چہرہ اور اس کا دلکش انداز نظروں سے اوجھل ہو رہا تھا کہ یکایک غیرت خداوندی حرکت میں آئی۔ اور ایسے وقت میں جبکہ تاریکی نے عالم کے چہرہ پر سیاہ برقع ڈال دیا تھا۔ ایک منور بدر کامل کا طلوع کیا۔ تا اس کے ذریعہ سے لوگ اصلی آفتاب کو جانیں۔ اور روشنی سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ضلالت وگمراہی کے راستہ میں نہ بھٹکتے پھریں۔

تب روضۂ اسلام کے مرجھائے ہوئے پھولوں میں نسیم سحر کے جھونکوں نے تازگی کی روح پھونکی۔ اور اس خدائے رحمان نے جو ہمیشہ بروقت ضرورت محض اپنے فضل سے سامان مہیا کرتا ہے۔ آسمانی وحی کی بارش نازل کی تا پھر روضۂ اسلام میں بہار ورونق پیدا ہو۔ اور اس کی خشکی مبدل بہ نضارت وتروتازگی ہو۔ اور آفتاب شریعت صاف اور روشن نظر آنے لگے آخر چاند کی شعاعوں اور نسیم صبح کی دست اندازیوں نے سعید روحوں کو جگا ہی دیا۔ ان کی یکایک جو آنکھ کھلی تو ماہ کامل اور وحی الٰہی کی بارش اور ٹھنڈی ہواؤں کو متانت کے ساتھ آزادی کی چال چلتے دیکھکر سجدۂ شکر ادا کیا۔ اور سمجھ گئے۔ کہ ؎

باغ میں ملت کے ہے کوئی گل رعنا کھلا
آئی ہے باد صبا گلزار سے مستانہ وار

آپ کی بعثت کی غرض

اس بدر کامل نے فرمایا:۔ "وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ خدا میں اور اسکی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے۔ اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں۔ ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے۔ اس کا نمونہ دکھاؤں۔ اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں۔ حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر اک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے۔ جو اب نابود ہو چکی ہے۔ اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودہ لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا۔ جو آسمان اور زمین کا خدا ہے" (لیکچر اسلام صفحہ ۳۴)

آپ صداقت کی پہلی دلیل

تائید الٰہی

مذکورہ بالا دعویٰ کو شائع کر کے بدر کامل بروز محمد صلعم وحجۃ اللہ علی الارض چالیس اشخاص کی قلیل جماعت کو لے کر مذاہب کے جنگل میں شیر ببر کی طرح گرجا۔ اور تمام مذاہب کو اپنے مقابلہ میں ببانگ دہل للکارا۔ اس کی یہ آواز کوئی معمولی آواز نہ تھی۔ کہ اس کی طرف کوئی توجہ نہ دیتا۔ بلکہ ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
زمیں ہند کی جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل میں اس نے لگا دی
اک آواز میں سوتی بستی جگا دی

تب کیا تھا۔ چاروں طرف سے مخالفین کمربستہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور مخالفت کا ایک طوفان بے تمیزی برپا کر دیا۔ چھوٹے۔ بڑے۔ عالم۔ جاہل۔ مرد۔ عورتیں۔ جوان۔ بوڑھے۔ اپنے پرائے سب نے آپ کو گالیاں دینا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور تکلیف پہنچانا کار ثواب سمجھا اور تقرب الی اللہ کا باعث۔ پھر سب نے ملکر ناخنوں تک آپ کی تباہی کے لئے زور لگایا۔ ہلاکت کے منصوبے کئے۔ قتل کی تجویزیں ٹھانیں۔ آپ کو ناکام کرنے کے لئے تدابیر سوچیں۔ مگر وہ قادر خدا جس کے ارشاد کی بناء پر آپ نے تمام جہان کو للکارا تھا اس سے ہمکلام ہوا۔ اور کہا۔ انک من المنصورین انا کفیناک المستہزئین۔ انی مہین من اراد اہانتک۔ واللہ یعصمک من الناس۔ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دوں گا۔ کہ تو منصور ہوگا۔ اور سب پر غالب آئے گا۔ ہم تیری طرف سے استہزاء کرنے والوں کے لئے کافی ہیں۔ جو تیری اہانت کرنا چاہے گا۔ میں اسے ذلیل اور رسوا کردوں گا۔ خدا تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ اور کوئی تجھے قتل نہ کرسکے گا۔ اور نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تیری تبلیغ پھیلیگی۔ یہاں تک کہ دنیا کے کناروں پر بسنے والے تیری روحانیت سے حصہ پائیں گے۔ اور پھر فرمایا۔ کہ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔

پس اس نے شدید حملات سے آپ کی صداقت کو ظاہر کیا۔ ہزارہا نشانات اللہ تعالےٰ نے آپ کے ذریعہ دکھلائے۔ پھر آپ کے دشمنوں پر کبھی تو اللہ تعالےٰ کی غیرت طاعون کی شکل میں بھڑکی۔ اور ایک عالم کو تباہ کیا۔ امراض کی ہیئت میں۔ غرضیکہ اللہ تعالےٰ نے اپنی صفت قہاریت وقادریت کو آپ کے ذریعہ دنیا پر ظاہر کیا۔ اور آپ کی ہر طرح تائید کی۔ اور اس مادیت کے زمانہ میں جبکہ فلسفہ یورپ نے لوگوں کو دین سے غافل کردیا تھا۔ اور خالق حقیقی سے دور۔ پھر ان کو اللہ تعالےٰ کے قریب کیا۔ اور ویرانہ دلوں کو ایمانوں سے معمور کیا۔ اور اس نازک زمانہ میں اسلام کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچانے کا سامان کیا۔ ہاں وہ سلطان القلم تھا۔ جس کے زور قلم نے مخالفین اسلام کے چھکے چھڑا دیئے۔ اور اسلام کی تائید میں وہ وہ زبردست تحریریں لکھیں۔ کہ مخالفین اسلام کو حیران وششدر کردیا۔ اور اسلام کو دشمنوں کے پنجے سے چھڑا کر ایک زندہ اور طاقتور مذہب بنادیا۔

دوسری دلیل

اظہار الدین علی المخالفین

قرآن مجید واحادیث کے مطالعہ سے یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہوجاتا ہے۔ کہ مسیح موعود ومہدی معہود کی بعثت کی غرض یہ تھی۔ کہ وہ دین اسلام کو تمام ادیان پر بہ حجت وبرہان غالب ثابت کرے۔ سو آپ نے ایسا کر دکھایا۔ نہ فقط معقولی ومنقولی دلائل سے بلکہ آسمانی نشانوں سے بھی۔ ہر ایک مذہب کو ازروئے دلائل مقابلہ کرنے کے علاوہ آسمانی نشان دکھلانے کا وعدہ کیا۔ آریہ فرقہ کا نہایت پرزور مقابلہ کیا۔ اور اس کو برائی زہریلی کچلیوں کو توڑ کر بے سپر سیدان دکھا دیا۔ ان کے عقائد کی دلائل سے دھجیاں اڑائیں۔ پھر ان کے بانی کی وفات کے متعلق اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر تین ماہ قبل پیشگوئی کی۔ جو پوری ہوئی۔ پھر ان میں سے ایک نہایت بدزبان شخص کھڑا ہوا۔ جس کا پیشہ خدا تعالےٰ کے مقدسین کو گالیاں دینا تھا۔ آپ نے اس کے متعلق اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر لکھا۔ کہ یہ شخص اپنی ان بدزبانیوں اور گستاخیوں کی سزا میں جو اس نے محمد صلعم کے حق میں کی ہیں چھ سال کے عرصہ میں بری طرح قتل کیا جائیگا۔ سو ویسا ہی ہوا۔

عیسائیت

پھر آپ نے عیسائیت کے عقائد کو بھی کھوکھلا ثابت کردکھایا۔ اور کسر صلیب جو مسیح موعود کا کام تھا۔ وہ آپ نے بکمال وتمام سرانجام دیا۔ اور نہایت محققانہ طور پر صلیبی عقیدہ کو پاش پاش کیا۔ اور ان کی مسلمہ اناجیل سے بدلائل قویہ ثابت کر دکھلایا کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر نہ مرے تھے۔ بلکہ وہ زندہ اتارے گئے۔ اور اس امر کے اثبات سے عیسائیت کی جڑ پر ایک لاعلاج کاری ضرب لگائی۔ کیونکہ پولوس نے اپنے خط اول بنام قرنتیوں کے باب ۵ اورس ۱۴ میں صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ اگر یہ ثابت ہوجائے۔ کہ مسیح مردوں میں سے جی نہیں اٹھا۔ تو ہماری تبشیر بھی باطل اور ہمارا ایمان بھی باطل چنانچہ کاسر صلیب نے اس عقیدہ کا بطلان ثابت کردیا۔ اور ناقابل تردید دلائل سے مسیح کا صلیب سے زندہ اترنا ثابت کرکے اس کی حقیقی وفات ثابت کی۔ اور پھر اس کی قبر کا بھی پتہ دیا۔ کہ وہ سرینگر محلہ خان یار میں ہے۔

پھر مسیحیوں میں سے امریکہ میں ایک شخص مدعی نبوت مسمی ڈوئی کھڑا ہوا۔ آخر آپ کے مقابلہ میں اگر آپ کی دعا اور مباہلہ کرکے بری طرح آپ کی زندگی میں ہی فالج وجنون کی مرض میں مبتلا ہوکر مرا۔ اسی طرح امرتسر میں عیسائیوں کے ایک گروہ سے آپ کا مناظرہ ہوا۔ پندرہ دن تک مناظرہ رہا۔ آخر میں آپ نے پیشگوئی کی کہ:۔

دونوں فریقوں میں سے جو فریق جھوٹ کو عمداً اختیار کر رہا ہے۔ اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔ وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔ اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے“

نتیجہ یہ ہوا۔ کہ فریق مقابل میں سے بعض تو ۱۵ ماہ کے اندر مر گئے۔ اور بعض نے توبہ کی۔ اور خدا کے حضور گڑگڑائے۔ جس کی وجہ سے عذاب ملتوی ہو گیا۔ اور آخر حق کو چھپانے کی سزا میں اللہ تعالےٰ نے اسے جلد پکڑ لیا۔ اور اسی عظیم الشان پیشگوئی کی ہیبت اور چمک نے ان کی ہمتوں کو پست کردیا جس کے بعد انہیں احمدیت کی تاب مقاومت نہ رہی۔

سکھ ازم

اسی طرح آپ نے سکھ ازم کو لیا۔ اور ان کی کتب سے مدلل طور پر ان کے بانی حضرت باوا نانک کا مسلمان ہونا ثابت کردیا۔ اور ان کے اسلام کے ثبوت میں چولہ کو ایک ناقابل تردید دلیل پیش کیا۔ اور جب مہاراجہ دلیپ سنگھ ہندوستان آنے کے ارادہ سے پارلیمنٹ سے اجازت حاصل کرکے جہاز پر سوار ہوگئے۔ اور ان کی آمد کی خبر پنجاب میں مشہور ہوگئی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے کشفاً بتایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیا ہے۔ کہ دلیپ سنگھ اپنے اس ارادہ میں ناکام رہیگا اور وہ ہرگز ہندوستان میں قدم نہیں رکھیگا۔ پھر ویسا ہی ظہور میں آیا۔ چنانچہ عدن سے اسے واپس ولایت جانے کا تار ملا۔ اور اس کی عزت و آسائش میں بہت خطرہ پڑا۔ پھر وہ اپنی زندگی میں سرزمین ہند میں اپنا قدم نہ رکھ سکا۔ چنانچہ اس کی وہیں موت ہوئی۔

پھر آپ نے عام طور پر دوسرے مذاہب پر غالب آنے کے ایسے اصول اور سامان مہیا کئے جن کی نظیر تیرہ سو برس گذشتہ میں ملنی مشکل ہے۔ آپ نے ایک اصول بتایا۔ جس سے مباحثات کو نہایت مختصر کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ کامل کتاب کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ دعویٰ اور دلیل خود پیش کرے یہ نہ ہو۔ کہ دعویٰ تو وہ کرے اور دلیل کیلئے غیر کی محتاج ہو۔ اس اصول کو آپ نے جنگ مقدس میں پیش کیا تھا۔ جس کا مخالف مناظر سوائے خاموشی کے اور کوئی جواب نہ دے سکا۔ اب اس اصل کو جو بھی اپنے ہاتھ میں لے کر مقابلہ کے لئے نکلے گا۔ وہ ضرور سب ادیان پر غالب آئیگا۔ کیونکہ دوسری کتابوں میں چاہے وہ انجیل ہو یا توراۃ۔ وید ہو یا ژند ستنہ یادساتیر قطعاً دلائل نہیں ہیں۔ غرضیکہ آپ کے ذریعہ سے اظہار الدین علی المخالفین ہوا۔ جو آپ کے صدق پر برہان قاطع ہے۔

تیسری دلیل

دعوت مباہلہ اور مخالفین کی تباہی

جب جھوٹے مدعیان علم وفضل نے حجۃ اللہ علی الارض کا انکار کیا۔ اور تکفیر کے فتاویٰ تیار کئے۔ اور آپ کو کافر اور مرتد وغیرہ وغیرہ الفاظ سے یاد کیا۔ جیسا کہ پہلے رسولوں اور انبیاء کے زمانہ کے علماء نے کیا۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلما جاءتھم رسلھم بالبینٰت فرحوا بما عندھم من العلم الآیۃ (مومن) کہ جب اُن کے پاس ہمارے رسول کھلے دلائل لے کر آئے۔ تو انہوں نے اپنے علم پر گھمنڈ کیا۔ اور جس عذاب کی ہنسی کرتے تھے۔ وہ انہی پر اُلٹ پڑا۔ وہ تو مرسلین کو جاہل قرار دیتے تھے مگر آخرکار وہی جاہل ثابت ہوئے۔ آپ نے تحریری و تقریری طور پر ان کے تمام اعتراضات کو قلع قمع کرنے کے بعد آخر ۱۸۹۶ء میں تمام علماء کو دعوت مباہلہ دی۔ اور دعائیہ الفاظ میں آپ نے اس امر کا ذکر کیا۔

"کہ اے خدائے علیم وخبیر اگر تو جانتا ہے۔ کہ یہ تمام الہامات جو میرے ہاتھ میں ہیں۔ تیرے ہی الہام نہیں۔ اور تیرے منہ کی باتیں ہیں۔ تو ان مخالفوں کو جو اس وقت حاضر ہیں۔ ایک سال کے عرصہ تک نہایت سخت دکھ کی مار میں مبتلا کر۔ کسی کو اندھا کر دے اور کسی کو مجذوم اور کسی کو مفلوج اور کسی کو مجنون اور کسی کو مصروع اور کسی کو سانپ یا سگ دیوانہ کا شکار بنا۔ اور کسی کے مال پر آفت نازل کر اور کسی کی جان پر اور کسی کی عزت پر۔

پھر آپ نے فرمایا۔ کہ میں یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ میری دعا کا اثر صرف اس صورت میں سمجھا جائے۔ کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی بلا میں گرفتار ہو جائیں۔ اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا۔ اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار اور ان کے ہاتھ پر توبہ کروں گا۔ اور اگر میں مر گیا۔ تو ایک خبیث کے مرنے سے دنیا میں ٹھنڈ اور آرام ہو جائے گا۔" (انجام آتھم)

خدارا غور کرو۔ کیا ایک کاذب اور مفتری کو یہ جرأت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اس طریق کی طرف لوگوں کو فیصلہ کے لئے بلاوے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ کہ جھوٹا مدعی کبھی خدا تعالیٰ سے موت طلب نہیں کیا کرتا۔

پھر ایک اور بات جس سے آپ کی صداقت نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ یہ ہے۔ کہ جس شخص نے آپ کو مقابلہ میں رکھ کر آپ کی موت چاہی۔ وہ جلدی ہی پکڑا گیا۔ اور وہ خود ہی موت مرا۔ چنانچہ غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب فتح رحمانی مطبوعہ ۱۳۱۵ھ صفحہ ۲۶ و ۲۷ میں یہ بددعا لکھی:-

اللھم یا ذوالجلال والاکرام یا مالک الملک جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مولف مجمع بحار الانوار کی دعا اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا (جو ان کے زمانہ میں پیدا ہوا تھا) ویسا ہی دعا اور التجا اس فقیر قصوری کان اللہ لہ کی ہے۔ جو سچے دل سے تیرے دین متین کی تائید میں حتی الوسع ساعی ہے۔ کہ تو مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو توبہ نصوح کی توفیق رفیق عطا فرما۔ اور اگر یہ مقدر نہیں تو اس کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین انہ علیٰ کل شیئ قدیر وبالاجابۃ جدیر۔ آمین۔ اور صفحہ ۲۶ کے حاشیہ میں لکھا تباً لہ و لا تباعہ۔ یعنی وہ اور اس کے پیرو ہلاک ہو جائیں نتیجہ یہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کے چند روز بعد ہی اُسے ہلاک کر دیا۔ اور اس کا گھر ویران کر دیا۔ اور جو خدا کی نظر میں ظالم تھا اس کی جڑ کاٹ دی۔

پھر چراغ الدین جمونی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دجال قرار دیکر لکھا۔ کہ میں اُسے نابود کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوا ہوں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس دجال کو قتل کرنے کے لئے اپنا عصا دیا ہے۔ تب اُس نے ایک دعا مباہلہ لکھی۔ اور جناب الٰہی میں دعا کر کے آپ کی ہلاکت چاہی۔ اس مضمون کی ابھی کاپیاں پتھر پر نہ جمی تھیں۔ کہ اس کے دونو لڑکے طاعون میں مبتلا ہو کر مر گئے۔ اور ان کی موت سے دو تین روز بعد وہ خود ۴ اپریل ۱۹۰۶ء کو طاعون میں مبتلا ہو کر اس جہان کو چھوڑ گیا۔

اسی طرح مولوی عبدالرحمٰن محی الدین لکھوکے والے نے لکھا۔ کہ اُسے خواب میں یہ الہام ہوا۔ ان فرعون وھامان وجنودھما کانوا خاطئین۔ ان شانئک ھو الابتر۔ مرزا صاحب فرعون اور لکھا کہ ہامان سے مراد مولوی نور الدین صاحب ہیں۔ مگر اپنے تئیں موسیٰ قرار دینے والا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی زندگی میں ہلاکت کا طالب خود ہی آپ کی زندگی میں نہایت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذلت کی موت مرا۔ اور اس الہام کے شائع کرنے کے بعد اس کا ایک لڑکا مر گیا۔ اور کوئی لڑکا بھی اس الہام کے بعد اس کے گھر نہ ہوا۔

پھر عبد القادر طالب پوری پنڈوری نے بکواس کرتے ہوئے اللہ تعالٰے سے بایں الفاظ فیصلہ چاہا ؎

یا الٰہی جلد تر انصاف کر
جھوٹ کا مطلع جہاں سے صاف کر

سو اس کے چند روز بعد ہی بُری طرح طاعون سے ہلاک ہو گیا۔

اسی طرح حکیم حافظ محمد دین سکنہ ننگر تحصیل لاہور نے اپنی کتاب فیصلہ قرآنی اور تکذیب قادیانی کے صفحہ ۷۶-۷۸-۸۵ میں یہ آیات بطور مباہلہ لکھیں۔ ویل لکل افاک اثیم۔ ویل یومئذ للمکذبین لعنۃ اللہ علی الکاذبین ص۱۳ میں لکھا فبشرہ بعذاب الیم۔ سو وہ بھی اس کتاب کی اشاعت کے ایک سال تین ماہ بعد اس جہان سے رخصت ہوا۔

پھر مرزا ولد فیض بخش سکنہ ودالمیال نے لکھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔ اور الہام کے ذریعہ مجھے جتایا گیا۔ کہ ان کا سلسلہ ۲۷ رمضان ۱۳۲۱ھ تک ٹوٹ پھوٹ جاویگا۔ اور بڑے سخت درجہ کی ذلت وارد ہوگی۔ چنانچہ وہ اس تحریر کے ایک سال بعد رمضان کے مہینہ میں عذاب طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ اور اس سے پہلے اس کی عورت بھی مرگئی۔ خود اس کے گھر کا سلسلہ تباہ ہو گیا۔

اسی طرح مولوی محمد جان المعروف ابو الحسن ساکن پنجگرائیں تحصیل پسرور نے ایک کتاب بجلی آسمانی بر سر دجال قادیانی لکھی۔ اس میں کئی مقامات پر کاذب کیلئے موت کے لئے دعا کی۔ بلکہ فرضی طور پر آپ کی وفات کا وقوع ذکر کر کے پنجابی زبان میں ایک سیاپا لکھا۔ اور ص۳ کے ۱۷-۱۸ شعر میں اس نے یہ دعا کی۔ کہ مرزا کی خدا بیخکنی کرے۔ اور اس کا کچھ بھی باقی نہ رہے اور ص۱ کی سطر ۹ میں دوسرا حصہ شائع کرنے کا وعدہ کیا۔ اور سطر ۱۹ میں آپ کو مخاطب کر کے لکھا ؎

توبہ کر جلدی اے ملحد موت نیڑے ہے آئی
اج کل مر دنیا توں غافل ہونا ہے توں راہی

مگر اس کتاب کا دوسرا حصہ نہ شائع کر سکا۔ کہ جھٹ طاعون نے اسے پکڑ لیا۔ دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ انیس دن تک پلیگ میں مبتلا رہ کر چیخیں مارتا رہا۔ اور نہایت دردناک حالت میں جان دی۔ پھر ایک شخص عبد الکریم نامی نے اس کتاب کو دوبارہ چھپوایا۔ وہ بھی آخر طاعون کا شکار ہوا۔

اسی طرح ایک مولوی مسمی امداد علی نے درہ محمدی کتاب لکھی۔ اس کے ص۶ میں آپ کی نسبت لعنۃ اللہ علی الکاذبین لکھا۔ اور ص۸ میں لکھا ؎

اللہ اجیہے پیغمبر تائیں جلد بجلد سنبھالے
جس کاذب نے دنیا اندر ہنیرے چلے چالے

اس نے بھی دوسرے حصہ کا وعدہ کیا۔ مگر اس کی نوبت نہ آئی۔ کہ طاعون میں پکڑا گیا۔ اور اپنا گوشت اپنے دانتوں سے کاٹتا تھا۔ آخر اس حالت میں مر گیا۔

ایسا ہی مولوی محمد حسن فیضی نے کتاب اعجاز المسیح پر الفاظ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے ساتھ مباہلہ کیا تو اللہ تعالٰے نے ایک دو ماہ کے اندر اندر اسکو ہیبتناک بیماری کے ساتھ ہلاک کر دیا۔

پھر مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق جو آپ نے فرمایا تھا ؎

اے پئے تکفیر ما بستہ کمر
خانہ ات ویراں تو در فکر دگر

اب اس کے گھر کا بٹالہ میں ملاحظہ کرو۔ کس ویرانگی کی حالت میں ہے۔ اور خدا تعالٰے کے مسیح کی اولاد اور جماعت کی ترقی دیکھو۔ اور کیونکر خدا تعالٰے نے آپ کے گھر کو برکات سے بھر دیا ہے۔ یہ ہیں خدا کے کام۔ یہ ہیں خدا کے معجزات۔ یہ ہے خدا کی قدرت کا ہاتھ۔

غرضیکہ جو شخص آپ کے مقابلہ میں آیا۔ اور خدا تعالٰے سے صادق کی زندگی میں کاذب کی موت کا خواہاں ہوا اللہ تعالٰے نے اُسے فوراً پکڑا۔ اور قعر ہلاکت میں گرایا۔ کیا یہ آپ کی صداقت پر ایک قوی دلیل نہیں ہے اگر فی الواقعہ آپ مفتری علی اللہ ہوتے تو اللہ تعالٰے کیوں آپ کی تائید میں یہ نشانات دکھاتا۔ اور اپنے پیاروں کو ہلاکت کے گڑھے میں گراتا۔ ان فی ذالک لآیات للمتفکرین۔

چوتھی دلیل

آپ کی وحی رحمانی تھی نہ شیطانی

اب میں ایک دلیل قرآن مجید سے آپ کی صداقت پر پیش کرتا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کے دعوے کی بنیاد آپ کی وحی ہے۔ اور آپ کی وحی کے متعلق دو ہی احتمال ہو سکتے ہیں۔ یا تو آپ کی وحی رحمانی ہے یا شیطانی اگر رحمانی ہو تو آپ سچے اور ہر ایک شخص کو آپ کی اتباع کرنا ضروری ہے۔ اور اگر شیطانی ہو۔ تو آپ سے اجتناب واجب ہے۔ اللہ تعالٰے قرآن مجید میں شیطانی وحی کی مندرجہ ذیل علامات بیان فرماتا ہے

ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین۔ تنزل علی کل افاک اثیم۔ یلقون السمع واکثرھم کاذبون والشعراء یتبعھم الغاون وھم فی کل واد یھیمون ویقولون ما لا یفعلون۔ وحی شیطانی کی اوّل علامت یہ ہے۔ کہ مدعی وحی نہایت جھوٹ بولنے والا اور گنہگار ہوتا ہے۔ (۲) اکثر باتیں جھوٹ ثابت ہوتی ہیں۔ (۳) ایسے خیالی باتیں بنانے والوں کے اتباع گمراہ لوگ ہوتے ہیں۔ (۴) جو وہ کہتے ہیں کرتے نہیں۔

اب خدارا بتاؤ۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام افاک و اثیم تھے۔ ہرگز نہیں۔ آپ نے علی الاعلان فرمایا:-

تم کوئی عیب افتراء یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو۔ کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے۔ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے۔ جو اس نے ابتداء سے مجھے تقوی پر قائم رکھا (تذکرۃ الشہادتین)

پس کیا کسی کو جرأت ہوگی۔ کہ وہ آپ کے تقدس میں طعن کرے۔ نہیں۔ بلکہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپؑ کے تقدس اور راستبازی اور بے نظیر خادم اسلام ہونے کی شہادت دی (۲) پھر آپؑ نے خدا تعالےٰ سے علم پاکر ہزارہا باتیں کہیں جو سب پوری ہوئیں۔ آپؑ کے اتباع روحانیت و پاکیزگی و راستبازی اور امانت و دیانت کا ایک نمونہ بنے۔ (۳) انہوں نے جو کچھ کہا وہ کردکھایا۔ پس کیا اب ایک مومن کی شان کے شایاں ہے کہ آپؑ کی وحی کو شیطانی قرار دے سکے۔ ہرگز نہیں۔ پس لامحالہ آپ اپنے دعوی مسیحیت و مہدویت میں صادق اور خدا تعالیٰ کی وحی سے مامور ہیں *

پانچویں دلیل

آسمانی نشانات دکھانے کا وعدہ

آپؑ نے قرآن مجید میں سے اپنی صداقت کے دلائل دینے اور ہزارہا نشانات آسمانی دکھانیکے علاوہ اور بھی چند طریقے فیصلہ کے پیش کئے ہیں۔ مگر افسوس کہ حضرات علماء نے کسی طریق فیصلہ کو منظور نہ کیا۔ چنانچہ آپؑ نے ضمیمہ انجام آتھم میں لکھا۔

"اوّل۔ اگر کوئی مولوی عربی کی بلاغت و فصاحت میں میری کتاب کا مقابلہ کرنا چاہے گا۔ تو وہ ذلیل ہوگا۔ ہر ایک متکبر کو اختیار دیتا ہوں۔ کہ اسی عربی مکتوب (یعنی انجام آتھم) کے مقابل پر طبع آزمائی کرے۔ اگر وہ اس عربی مکتوب کے مقابل پر کوئی رسالہ بہ التزام مقدار نظم و نثر بنا سکے اور ایک مادری زبان والا جو عربی ہو قسم کھا کر اسکی تصدیق کر سکے۔ تو میں کاذب ہوں (مولوی کہتے تھے۔ کہ آپؑ عربی سے محض ناواقف ہیں۔ اور آپؑ کو ایک صیغہ عربی کا نہیں آتا۔ شمس)

دوم۔ اگر یہ نشان منظور نہ ہو۔ تو میرے مخالف کسی سورہ قرآن کریم کی بالمقابل تفسیر بناویں۔ پھر اگر میں حقائق و معارف کے بیان کرنے میں صریح غالب نہ رہوں۔ تو میں جھوٹا ہوں *

سوم۔ اگر یہ نشان بھی منظور نہ ہو۔ تو ایک سال تک کوئی مولوی نامی مخالفوں میں سے میرے پاس رہے۔ اگر اس عرصہ میں انسان کی طاقت سے برتر کوئی نشان مجھ سے ظاہر نہ ہو۔ تو میں جھوٹا ہوں *

چہارم۔ اگر یہ نشان بھی منظور نہ ہو۔ تو بعض نامی مخالف اشتہار دیدیں۔ کہ اس تاریخ کے بعد ایک سال تک اگر کوئی نشان ظاہر ہو۔ تو ہم توبہ کرلیں گے۔ اور مصدق ہو جائیں گے۔ پس اس اشتہار کے بعد اگر ایک سال تک مجھ سے کوئی نشان ظاہر نہ ہوا۔ جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہو۔ خواہ پیشگوئی ہو یا اور تو میں اقرار کروں گا۔ کہ میں جھوٹا ہوں۔ (دیکھو صہ۱۳)

پنجم۔ اگر یہ بھی منظور نہ ہو۔ تو شیخ محمد حسین بٹالوی اور دوسرے نامی مخالف مجھ سے مباہلہ کرلیں۔ پس اگر مباہلہ کے بعد میری بددعا کے اثر سے ایک بھی خالی رہا۔ تو میں اقرار کروں گا۔ کہ میں جھوٹا ہوں۔ یہ طریق فیصلے ہیں۔ جو میں نے پیش کئے۔ اور میں ہر ایک کو خدا تعالےٰ کی قسم دیتا ہوں۔ کہ اب سچے دل سے ان طریقوں میں سے کسی طریق کو قبول کرے"

ظاہر ہے۔ کہ جب تک خدا تعالےٰ کی تائید شامل حال نہ ہو۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کا پیارا نہ ہو۔ کسی کو ان طریقوں سے فیصلہ کیلئے بلانے کی قطعاً جرأت نہیں ہو سکتی *

مسیح موعودؑ کا بادشاہ ہونا اور دائمی غلبہ

لوگ کہتے ہیں۔ کہ مسیح موعودؑ نے تو بادشاہ ہونا تھا۔ اور اس نے مسلمانوں کو بادشاہت دلانی تھی۔ پس حضرت مسیح موعودؑ نے کیا کیا۔ میں کہتا ہوں۔ کہ یہ اعتراض ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ یہود نے مسیح ناصری پر کیا۔ انکی روایات میں بھی یہ لکھا تھا۔ کہ مسیح بادشاہ ہوگا۔ اور یہود کو حکومت دلائے گا۔ مگر وہ غربت اور مسکنت کی حالت میں آیا۔ یہود نے اُسے جھٹلایا اور صادق تسلیم نہ کیا۔ مگر بات بالکل صحیح تھی۔ کہ وہ اسی لئے آیا تھا۔ کہ انہیں بادشاہت عطا کرے۔ مگر ان کی غلطی تھی۔ کہ انہوں نے سمجھا۔ کہ اس پیشگوئی کا اس کی زندگی میں پورا ہونا ضروری ہے۔ وہ تو ان کو اس شاہراہ پر چلانے کے لئے آیا تھا۔ جس پر چلکر وہ بادشاہت کو حاصل کر سکتے تھے۔ اور ذلت کی زندگی سے نجات پا سکتے تھے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ کہ جنہوں نے اسے قبول کیا۔ وہ دنیا کے بادشاہ ہو گئے۔ لیکن یہود قعر مذلت سے نہ نکل سکے۔ ٹھیک اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی مسلمانوں کو بادشاہت دلانے کے لئے آئے۔ مگر یہ ضروری نہیں تھا۔ کہ وہ بادشاہت اپنی زندگی میں ملے۔ بلکہ آپؑ بھی انہیں اس صراط مستقیم پر چلانے کے لئے آئے۔ جس پر چل کر آخر بادشاہت حاصل ہو گی۔ غور تو کرو۔ وہ کونسی چیز ہے۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں سے حکومتیں سلب کی گئیں۔ کیا بے دینی اور احکام شریعت سے بے پرواہی نہیں ہے؟ یہی وجہ تھی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ وحی کریگا۔ کہ یاجوج ماجوج اقوام سے کسی کو لڑنے کی طاقت نہیں ہے۔ فاحرز عبادی الی الطور۔ پس تجھے چاہیئے۔ کہ میرے بندوں کو طور کی طرف جمع کر۔ طور سے مراد مقام تجلیات الٰہیہ ہے۔ یعنی دین کی طرف انہیں لے جا تا خدا تعالےٰ کی تجلی ان پر ہو۔ اور اس کی نصرت ان کے شامل حال ہو۔ چنانچہ آپؑ نے ایسا ہی کیا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ وقت جنگ کا نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ سے مصالحت کا وقت ہے۔ آؤ اور خدا کے حضور گر گراؤ۔ اور تضرع اور عاجزی سے اپنی پیشانیوں کو اس کے آستانہ پر رکھ دو۔ تا وہ تمہارا ناصر ہو۔ اور اس کے دین کی چاروں طرف اشاعت کرو۔ بعض نادان کہتے ہیں۔ کہ آپؑ نے آکر کیا کیا۔ جو دوسرے علماء نہیں کر سکتے تھے۔ ایسے لوگ آنکھیں رکھتے ہیں۔ مگر دیکھتے نہیں۔ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ اے نادان اپنی آنکھیں کھول اور کان سننے کے لئے لگا۔ تب تجھے معلوم ہوگا۔ کہ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔

اس نے وہ کام کیا جو تیرہ سو صدیوں میں آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نہ کر سکا۔ آپؑ نے اسلام کو دوسرے مذاہب پر غالب ثابت کر دکھایا۔ اور قرآن مجید و حدیث اور اسرار شریعت کو ایسے طریق پر بیان کیا۔ کہ نفوس ایمان و ایقان و عرفان سے بھر گئیں۔ اور مردہ قومیں بھی زندہ ہو گئیں۔ ہاں اس نے ہندیوں کو تمام عالم کا معلم الکتاب والحکمت بنا دیا۔ کیا یہ اس کی صداقت کی دلیل نہیں ہے۔ سچ ہے ؎

عشق احمدؐ سے بڑھے کیا کیا دلوں کے مرتبے
شمس ذروں کو کیا قطروں کو دریا کر دیا ھ

ہاں وہ مرد میدان بنکر ایک جری جنگجو پہلوان کی طرح میدان مذاہب میں نکلا۔ اور بلند آہنگی سے سب کو ایک

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک کرکے مقابلہ کے لئے للکارا اور ہر ایک کو آسمانی نشان دکھانے کا وعدہ کیا۔ یہاں تک کہ ملکہ وکٹوریہ کو آپ نے لکھا:۔

"اگر تجھے دین اسلام کے صدق میں شک ہو۔ تو میں اسکی سچائی پر نشانات دکھلانے کے لئے قائم ہوں۔ اللہ تعالٰے ہر حال میں میرے ساتھ ہے۔ وہ میری پکار کا جواب دیتا ہے۔ اور جب میں اس سے طالب مدد ہوتا ہوں، تو وہ میری مدد کرتا ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ وہ میری ہر موقع پر مدد کریگا۔ اور مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ پس کیا تجھے میرے نشانات کے دیکھنے کی رغبت ہے۔۔۔ اے قیصرہ اگر عند الامتحان میرا کذب ظاہر ہو۔ تو بخدا میں راضی ہوں۔ کہ مجھے قتل کیا جائے یا پھانسی پر لٹکا دیا جائے یا ذبح کر دیا جائے۔ اور اگر میرا صدق ظاہر ہوا۔ تو میں تجھ سے سوائے اس کے اور کوئی اجر نہیں چاہتا۔ کہ تو اپنے خالق کی طرف رجوع کرے۔ جس نے کہ یہ سب کچھ تجھے عزت و مال وغیرہ دیا" (آئینہ کمالات اسلام)

اب بتاؤ۔ کیا علماء اور مشائخ میں سے کسی کو یہ توت وطاقت تھی۔ کہ وہ اس طرح پر اپنے آپ کو دشمنوں کے سامنے نشان دکھانے کے لئے پیش کرتا۔ پس یہ ایک ہی بات عقلمند انسان کے سمجھنے کے لئے کافی ہے۔ اگر آنکھیں ہیں۔ تو کھول کر دیکھو۔ کہ وہ تن تنہا تھا۔ پھر کس طرح اللہ تعالٰے نے باوجود تمام اہل ادیان کی شدت مخالفت کے اس کی نصرت کی۔ اور اس نے جو پودہ لگایا تھا۔ وہ کیونکر بارآور ہوا۔ اور اپنے پھیلاؤ میں کس قدر عظیم الشان ہوا۔ اس کی شاخیں پہلے تو ہندوستان و افغانستان و برما و حیدر آباد سیلون وغیرہ میں پھیلیں۔ پھر اس کے بعد امریکہ افریقہ انگلینڈ۔ آسٹریلیا۔ مارشیس و سیلون و شام و فلسطین و جاوا و سوماٹرا وغیرہ اقطار دنیا میں پھیل گئیں۔ اور لکھو کہا طائران قدس اس میں بسیرا کرنے لگے۔ یہی نہیں۔ کہ یہ اتفاقی طور پر بات بن گئی۔ بلکہ اس نے ان باتوں کی اس وقت خبر دی تھی۔ جبکہ آپ کے ساتھ چند آدمی تھے۔ آپ نے ازالہ اوہام میں انگلستان میں آپ کی تعالیم کے پھیلنے کے متعلق رؤیا لکھی۔ پھر خدا تعالٰے سے وحی پاکر کہا۔ کہ اس نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ تیری جماعت از روئے دلائل قیامت تک غالب رہیگی۔ اور تیری تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچے گی۔ پھر آپ نے لجتہ النور میں تحریر فرمایا کہ:۔

"اللہ تعالٰے نے مجھے ایک خواب میں مخلص مومنوں اور عادل صالح بادشاہوں کی ایک جماعت دکھائی۔ جن میں سے بعض تو اس ملک کے تھے۔ اور بعض عرب کے اور بعض فارس کے اور بعض بلاد شام کے رہنے والے اور بعض روم کے رہنے والے اور بعض ایسے شہروں کے رہنے والے تھے۔ جنہیں میں نہیں جانتا تھا۔ تب مجھے حضرت احدیت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ یہ لوگ تصدیق کرینگے۔ اور تجھ پر ایمان لائیں گے۔ اور تجھ پر درود بھیجیں گے۔ اور تیرے لئے دعا کرینگے۔ اور میں تجھے اس قدر برکت دوں گا۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکتیں ڈھونڈینگے"۔

پھر آپ تذکرۃ الشہادتین میں فرماتے ہیں:۔

"اے تمام لوگو سن رکھو۔ کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا۔ اور حجت اور برہان کے رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں۔ بلکہ قریب ہیں۔ کہ دنیا میں صرف یہی مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جاویگا۔ خدا اس مذہب اور سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالیگا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائیگی۔۔۔۔۔۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولیگا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

پس ہمارا ایمان ہے۔ کہ یہ سب کچھ ہوگا۔ یہ اس قادر ذوالجلال کا وعدہ ہے۔ جس کے قبضہ میں سب لوگوں کے دل ہیں۔ وہ دین اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر دلائل کی رُو سے غلبہ دینے کے علاوہ ظاہری غلبہ بھی عطا کرے گا۔ مخالف روئیں گے۔ اور ان کے لئے دانت پیسنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ ہوگا۔ اور بہ حسرت دیاس کف افسوس مل مل کر کہیں گے۔ یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا۔

پس اے برادران وطن۔ تم میں شہزادۂ امن آیا۔ اور تمہاری نجات اور رستگاری کے لئے آیا۔ تمہیں امن دینے کے لئے آیا۔ ہاں آخری زمانہ کا مصلح موعود آیا۔ اور ایسے وقت میں آیا۔ جبکہ تمہیں اسکی ضرورت تھی۔ اکثر تم میں سے خالق حقیقی سے منہ موڑ چکے تھے۔ اور دنیا کی حرص وآز میں گرفتار۔ ضلالت کے گڑھے میں گرے جا رہے تھے۔ وہ آیا اور اس نے نہایت محبت و پیار سے تمہیں بلایا۔ اور کہا ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
پشتئ دیوار دیں اور مامن اسلام ہوں
نارسا ہے دست دشمن تا بفرق ایں جدار
میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
جس کی فرقاں نے شہادت دی ہے تم کو بار بار

طوبی لمن سمع ووعی۔ والسلام علی من اتبع الہدی

مسلمانوں کا ایک نیا انگریزی اخبار

انڈین سن رائز کے نام سے ایک ہفتہ وار اخبار انگریزی میں بمبئی سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ جس کے چار نمبر اس وقت تک نکل چکے ہیں۔ جس میں حالات حاضرہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسلمانوں کے سیاسی حقوق کے تحفظ کے لئے پُرزور مضامین درج ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ عام مفید معلومات بھی کافی ہوتی ہیں۔ کاغذ عمدہ ٹائپ نہایت خوبصورت تقطیع موزون ہے سالانہ چندہ صرف چار روپیہ اور ششماہی دو روپے۔ جو نہایت ہی ارزاں ہے۔ چھ ماہ سے کم کے لئے پرچہ جاری نہیں کیا جاتا۔ انگریزی دان احباب کو اس پرچہ کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے درخواست خریداری بنام مینیجر صاحب دی انڈین سن رائز نمبر ۱۵۹ اپالو اسٹریٹ فورٹ بمبئی ارسال کریں۔ یہ پرچہ مسلمانوں کے سیاسی مفاد کو مفید پیرایہ میں پیشکرتا ہے۔ اسکی اشاعت جس قدر بڑھائی جاویگی۔ اسی قدر یہ۔۔۔ زیادہ مفید ثابت ہوگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بابی مشن

بہائیت کی حقیقت

اور

کوکب ہند کی جہالت

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا تھا کہ کامیابی یہ ہے۔ کہ مدعی کی تعلیم دنیا میں پھیل جائے اور ایک جماعت اس پر عامل ہو۔ مگر نہ بہاء اللہ کی تعلیمات پھیلیں نہ کوئی جماعت ان پر عامل ہے۔

اس پر کوکب ہند کا سرپھرا ایڈیٹر لکھتا ہے:-

بہائی:۔ "یہ معیار ایک ایسا معیار ہے۔ جس سے احمدیت کی کامیابی کا راز منکشف ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے میاں صاحب نے اپنے والد ماجد کی تعلیمات کے نفوذ کا تذکرہ تک نہیں کیا۔ اگر کہا جائے کہ جناب میرزا صاحب شریعت محمدیہ کے رواج دینے کے لئے آئے تھے۔ تو ایک صاحب شریعت کے مقابلہ میں خادم شریعت کو نہیں رکھا جاسکتا۔ جو ہم یخلقون کا مصداق ہے۔ اور تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ جناب مرزا مرحوم شریعت محمدیہ کے رواج دینے کے لئے ہی آئے تھے۔ تو بتانا چاہیئے۔ کہ وہ کون سے احکام شریعت محمدیہ کے ہیں۔ جن کو جناب مرزا مرحوم نے رواج دیا"

احمدی:۔ اس کا جواب کہ وہ کون سے ایسے احکام ہیں۔ جن کو مرزا صاحب نے رواج دیا۔ ہم اپنی طرف سے نہیں دیتے۔ بلکہ خود تمہاری ایک تحریر پیش کرتے ہیں۔ تو سنو!

"قادیان میں اس شریعت پر جو مرزا صاحب سے پہلے موجود تھی۔ یہ اضافہ ہوا ہے۔ کہ جناب میرزا صاحب کی اتباع کی جائے۔ آج اسلام بغیر مرزا صاحب کی اتباع کے نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کے اس حکم سے پہلے غیر احمدیوں کے پیچھے نماز جائز تھی اب حرام ہو گئی۔ مرزا صاحب کے دعوے سے پہلے ہر مسلمان کا جنازہ جائز تھا۔ اب مرزا صاحب کے بعد حرام ہو گیا۔ پہلے ہر مسلمان کو لڑکی دینا حلال امر تھا اب حرام ہے۔ کیا اکیلے اور خالص کلمہ طیبہ کو ایمان کے لئے ناکافی قرار دینا نماز مسلمین کو جب تک وہ مرزا غلام احمد صاحب کو نہ مانیں باطل اور بے ثمر بتانا۔ ان کے نکاح باطل ٹھیرانا۔ ان کے مردوں کی نجات کے لئے دعائے مغفرت میں شرکت کو منع کرنا۔ یہ اگر شریعت اسلام کا منسوخ کرنا نہیں ہے تو کیا ہے؟ اور کیا یہ وہ جدید احکام نہیں ہیں۔ جو جناب مرزا صاحب کے بعد ظاہر ہوئے"!!

(کوکب ہند قادیان نمبر ۷ ار اگست ۱۹۲۴ء جلد ۱ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۲)

کیا اب بھی کہو گے۔ کہ میاں صاحب نے اپنے والد ماجد کی تعلیمات کے نفوذ کا تذکرہ تک نہیں کیا"؟ کیا یہ مرزا صاحب کی تعلیمات کا نفوذ نہیں؟

بہائی:۔ "جملہ اہل اسلام خواہ وہ احمدیوں کی مانند محکوم ہیں۔ یا خود حاکم شریعت محمدیہ کے ان احکام پر چلنے سے قطعاً قاصر ہیں۔ جنہیں ربّ ذوالجلال نے عصر حاضر میں محو و منسوخ قرار دیا ہے۔ مثلاً جہاد۔ چور کا ہاتھ کاٹنا۔ زانی کی سنگساری۔ جزیہ کی وصولی۔ طریق جنگ۔ حرمت ربوا وغیرہ مسائل قرآنیہ ایسے ہیں۔ جن پر نہ عام مسلمان عمل کرتے ہیں۔ اور نہ کر سکتے ہیں"

احمدی:۔ تمہارے اس بے بنیاد دعویٰ کی روز بروز قدرتی تردید ہو رہی ہے۔ حجاز میں ملک الحجاز ابن سعود کی حکومت میں ان تمام باتوں پر عمل ہو رہا ہے جہاد بھی جاری ہے۔ چور کا ہاتھ بھی کاٹا جاتا ہے۔ جزیہ کی وصولی بھی ہوتی ہے۔ حرمت ربوا پر بھی عمل ہوتا ہے۔ ہاں زانی کی سنگساری کی بھی ایک ہی کہی قرآن میں کہیں اس کا حکم نہیں۔ اب غازی نادر خاں نے بھی اعلان کر دیا ہے۔ کہ افغانستان میں شریعت محمدیہ کے مطابق حکومت کی جائے گی۔ حرمت ربوا کے مسئلہ پر اب تو مسلمانوں کے علاوہ خاص یورپ کے ملک اٹلی میں بھی سختی کے ساتھ عمل ہوتا ہے۔ مسولینی نے سودی لین دین قطعاً بند کرا دیا ہے۔ اسی طرح اسلام کے دوسرے مسائل طلاق۔ تعدد ازدواج وغیرہ کا بھی یورپ میں رواج ہوتا جا رہا ہے۔ ان مسائل پر عام مسلمانوں کا عمل کرنا تو ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ خود اہل بہاء بلکہ اہل بہاء کا پیشوا اور مقتدا عبدالبہاء بھی اپنی زندگی میں عمل کرتا رہا ہے!

کیا تم اس بات سے انکار کر سکتے ہو۔ کہ عبدالبہاء اور دوسرے بہائی شریعت محمدیہ پر عامل نہیں رہے؟ کیا جمعہ کی نماز شریعت بابیہ میں منسوخ ہونے کے باوجود باب کا خاص حواری محمد علی زنجانی نہیں پڑھتا رہا؟ اور کیا بہاء اللہ کا خاص الخاص حواری اور مبلغ مرزا حیدر علی اصفہانی اور مرزا الحسین شیرازی اور درویش حسن اسلامی احکام کی اسی طرح پابندی نہیں کرتے رہے جس طرح دوسرے مسلمان کرتے ہیں؟ اور تو اور خود تم ہی کئی سال تک "شریعت محمدیہ کے ان احکام" پر عمل کرتے رہے ہو۔ جن کے متعلق تم آج یہ بڑ ہانکتے ہو۔ کہ ان کو

"ربّ ذوالجلال نے عصر حاضر میں محو و منسوخ کر دیا ہے"

کیا جن پر مسلمانوں کے علاوہ دوسرے لوگ اور خود اہل بہاء بھی عمل کریں۔ ان کے متعلق کسی کا یہ کہنا۔ کہ "جملہ اہل اسلام خواہ احمدیوں کی طرح محکوم ہیں یا خود حاکم شریعت محمدیہ کے ان احکام پر چلنے سے قطعاً قاصر ہیں" مجنونانہ بڑ نہیں تو اور کیا ہے؟ (باقی دارد)

(حافظ سلیم احمد اٹاوی)

تنقید صحیح بابی مذہب کے متعلق اگر آپ اپنی معلومات میں اضافہ چاہتے ہیں۔ اور بابی اور احمدی کا مناظرہ در بارہ صداقت مسیح موعود و تکذیب بہاء اللہ ایرانی دیکھنے کے شائق ہیں تو آپ تنقید صحیح دفتر فاروق سے منگا کر مطالعہ کریں۔ جسکو مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل مبلغ حیفا فلسطین نے نہایت زبردست دلائل سے لکھا ہے۔۔۔ صرف ۸ آنے کے ٹکٹ بھیجکر دفتر فاروق سے طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی مشن

مسٹر اکبر مسیح اور ابن اللہ

(۶)

(از مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

تیسری دلیل

ابنیت مسیح کی تائید میں پادری اکبر مسیح صاحب قرآن مجید سے بھی ایک دلیل ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ کہ قرآن میں مسیح کو "روح اللہ" کہا گیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"عیسائی خداوند مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ اور اس کو خدا کا کلمہ بھی کہتے ہیں۔ قرآن نے دوسری اصطلاح کو بحال رکھا۔ اور پہلی کی بجائے بالکل ہم معنی ایک دوسری اصطلاح کو رواج دیا۔ یعنی مسیح کو روح اللہ کہا۔ جس کے معنے ہیں خدا کی جان × × × اور بجائے بیٹے کے خداوند مسیح کو خدا کی روح کہا"۔ صلا

گویا قرآن مجید بھی ابنیت مسیح اور الوہیت یسوع کے عقیدہ کا مؤید ہے۔

قرآن مجید سے تثلیث و الوہیت مسیح کی تردید

حالانکہ قرآن نے بالکل صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم۔ یعنی وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے مسیح ابن مریم کو خدا کہا۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ۔ یعنی تین کو ایک اور ایک کو تین خدا ماننے والے یقینی طور پر کافر ہیں۔ پھر وہ فرماتا ہے۔ کہ یہ ابنیت مسیح کا عقیدہ ایسا خطرناک ہے۔ کہ قریب ہے۔ کہ آسمان اس سے پھٹ جائے اور زمین اس سے شق ہو جائے۔ اور پہاڑ اس کو سن کر چور چور ہو جائیں۔ تکاد السموٰت یتفطرن منہ و تنشق الارض و تخر الجبال ان دعوا للرحمٰن ولدا۔ پھر وہ حقیقت حقہ کا اظہار ان الفاظ میں فرماتا ہے۔ کہ ما المسیح ابن مریم الا رسول یعنی مسیح تو ہمارے ایک رسول تھے۔ اس سے زیادہ ان کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ پس کیسے ممکن ہے۔ کہ وہ قرآن جس میں اتنے زور سے ان عقائد فاسدہ کا ابطال کیا گیا ہو۔ اس میں کوئی ایسی آیت ہو جو ابنیت مسیح کی مؤید ہو۔ پس عیسائیوں کا قرآن مجید سے اس عقیدۂ فاسدہ کی تائید میں کوئی آیت پیش کرنا بالکل صحیح نہیں ہو سکتا جبکہ قرآن اس عقیدہ کے اتنے زور سے خلاف ہو۔

روح منہ کے حقیقی معنے

باقی عیسائیوں کا یہ کہنا کہ قرآن حضرت مسیح کو پھر کیوں روح اللہ کہتا ہے۔ سو اس کے جواب میں یاد رہے کہ روح اللہ قرآن مجید میں مسیح کو کسی ایک جگہ بھی نہیں کہا گیا۔ ہاں البتہ روح منہ کے الفاظ آپ کے کے متعلق ضرور آتے ہیں۔ مگر جس جگہ یہ الفاظ آتے ہیں۔ وہاں مسیح کی الوہیت ثابت کرنے کے لئے یہ الفاظ بیان نہیں کئے گئے۔ بلکہ آپ کی ولادت پر سے مخالفین کے اعتراضات کو دور کرنے اور آپ کی ولادت کو جائز ثابت کرنے کیلئے یہ الفاظ کہے گئے ہیں۔ کیونکہ یہود کا یہ نہایت ہی ناپاک اعتراض تھا۔ کہ مسیح کی ولادت ناجائز اور حرام ہے۔ مگر قرآن کا یہ احسان ہے۔ کہ اس نے اس ناپاک اعتراض کا دفعیہ کیا۔ اور کہا کہ روح منہ۔ اب ہر انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ وہ روح انسانی جو مرد عورت کے ناجائز تعلقات کی بناء پر دنیا میں ظہور پذیر ہوتی ہے۔ وہ استعارہ کے رنگ میں شیطانی روح کہلاتی ہے۔ پس مسیح کی پیدائش چونکہ ایسے رنگ میں ہوئی تھی کہ مخالفین آپ کی پاک روح کو شیطانی روح قرار دیتے تھے۔ اس لئے قرآن نے کہا۔ کہ اس کی روح شیطانی نہیں تھی۔ بلکہ خدا کی طرف سے تھی۔ اور فرمایا روح منہ۔ اور یہ محاورہ خود بائبل کا ہے۔ جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"اے عزیزو! ہر ایک روح کا یقین نہ کرو۔ بلکہ روحوں کو آزماؤ۔ کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی دنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ خدا کے روح کو تم اس طرح پہچان سکتے ہو۔ کہ جو کوئی روح اقرار کرے۔ کہ یسوع مسیح مجسم ہو کر آیا ہے۔ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ اور جو کوئی روح یسوع کا اقرار نہ کرے وہ خدا کی طرف سے نہیں"۔ ۱۔ یوحنا باب ۴

گویا بائبل بھی صرف دو قسم کی ارواح کی قائل ہے۔ ایک وہ جو خدا کی طرف سے آتی ہیں۔ اور دوسری وہ جو شیطانی ارواح کہلاتی ہیں۔ پس اس محاورہ کے مطابق روح منہ کا مقصد اور منشاء صرف اس اعتراض کا دور کرنا ہے۔ جو مسیح کی پیدائش کو ناجائز اور ناپاک قرار دینے سے پڑ سکتا ہے۔

باقی یہ کہنا کہ کسی اور کے متعلق کیوں ایسے الفاظ استعمال نہیں کئے گئے۔ سو یہ یاد رہے۔ کہ کسی اور کے متعلق چونکہ ایسا شبہ ہی پیدا نہیں ہوا۔ اس لئے ان کی تردید میں ایسے الفاظ کی بھی ضرورت نہ تھی۔ مگر مسیح کے متعلق چونکہ ایک قوم اب تک اسی بات پر اڑی ہوئی ہے۔ کہ آپ کی ولادت نعوذ باللہ ناجائز تھی۔ اور آپ کی روح شیطانی تھی۔ اس لئے خدا نے تردید فرمائی۔ اور کہا کہ نہیں! اس کی روح خدا کی طرف سے تھی۔ یعنی پاک اور مطہر روح تھی۔ جس میں شیطان کا کوئی دخل نہ تھا۔

البتہ عیسائیوں کو ایک بات یہ بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ اگر کسی میں خدائی روح ہونے سے وہ "خدا کا اکلوتا بیٹا" کہلا سکتا ہے۔ تو اس میں بھی حضرت مسیح کی خصوصیت نہیں ہے۔ حضرت آدم کے متعلق خدا فرماتا ہے۔ فاذا سویتہ و نفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین۔ یعنی اے فرشتو۔ جب میں آدم کو ٹھیک ٹھاک کر دوں۔ اور اس میں اپنی روح پھونک دوں۔ تو تم اس کے آگے فوراً سجدہ میں گر جائیو۔ اب اس جگہ خدا نے روحی کا لفظ بیان فرمایا ہے۔ مگر مسیح کے متعلق تو روح منہ کے الفاظ ہیں۔ پس اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رُوحٌ منہُ کہنا مسیح کی خدائی کی دلیل ہو سکتا ہے۔ تو رُوحِیْ اور فقعوا لہ ساجدین کا قرینہ آدم کو بدرجۂ اولیٰ خدا ثابت کر رہا ہے۔ پس عیسائیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس لحاظ سے آدم کو بھی اپنا بڑا خدا سمجھیں۔ اور مسیح کو بھی۔ اور نہ صرف ان دونوں کو بلکہ تمام بنی نوع انسان کو بھی خدا سمجھیں۔ کیونکہ سب انسانوں کے بارے میں خدا فرماتا ہے۔ وبدأ خلق الانسان من طین ثم جعل نسلہ من سلٰلۃٍ من ماءٍ مھین۔ ثم سوّاہ و نفخ فیہ من روحہٖ۔ خدا نے انسان کو مٹی سے پیدا فرمایا۔ پھر پانی کے نچوڑ سے اس کی نسل پیدا کی۔ پھر اسے شکل دی۔ اور اس میں اپنی رُوح پھونک دی۔ پس اگر کسی شخص میں روح خدا کا موجود ہونا اس کی خدائی کی دلیل ہے۔ تو آدم بھی خدا ہوئے۔ اور زید۔ بکر۔ خالد اور تمام بنی نوع انسان بھی خدا ہوئے۔ اور یہ بات بالکل بدیہی البطلان ہے ٭

پس پادری اکبر مسیح صاحب کی یہ تیسری دلیل بھی ان کی پہلی دونوں دلیلوں کی مانند بالکل باطل اور بے بنیاد ٹھہری۔ اور مسیح کی خدائی نہ تو انجیل سے ثابت ہو سکی اور نہ قرآن سے ہی۔ فالحمد للہ رب العالمین ٭

چوتھی دلیل

ابنیتِ مسیح کی تائید میں جو چوتھا ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ وہ مسیح کا "کلمۃ اللّٰہ" ہونا ہے۔ جس کا قرآن مجید میں بھی ذکر آتا ہے۔ اور جس کو ہمیشہ عیسائی لوگ مسلمانوں کے سامنے بطور دلیل کے پیش کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس ٹریکٹ میں پادری اکبر مسیح لکھتے ہیں:۔

"عیسائی مسیح کو کلمۃ اللّٰہ کہتے ہیں اور کلمۃ اللّٰہ سے اُن کی مراد بالکل وہی ہوتی ہے۔ جو ابن اللّٰہ سے ہے۔ پھر تم مسیح کو کیوں کلمۃ اللّٰہ کہتے ہو" صفحہ ۱

گویا مسیح کا "کلمۃ اللّٰہ" ہونا ان کی الوہیت کا ثبوت ہے۔ مگر وہ نادان نہیں جانتے کہ وہ قرآنی آیت جس میں یہ الفاظ آتے ہیں۔ اتنے زور سے تثلیث اور ابنیت مسیح کے عقیدہ کی تردید کر رہی ہے۔ کہ جس کو دیکھتے ہوئے ایک دانا انسان "کلمۃ اللّٰہ" کا ہرگز وہ مفہوم لینے کے لئے طیار نہیں ہو سکتا۔ جس کو عیسائی لے رہے ہیں۔ چنانچہ میں احباب کی واقفیت کے لئے وہ آیتِ قرآنی یہاں درج کر دیتا ہوں۔ جس میں یہ الفاظ آتے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللّٰہ الا الحق انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللّٰہ و کلمتہٗ القاھا الی مریم و روح منہ۔ فآمنوا باللّٰہ و رسولہ ولا تقولوا ثلٰثۃ انتھوا خیرًا لکم۔ انما اللّٰہ الٰہٌ واحد۔ سبحانہ ان یکون لہ ولد۔ لہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض وکفیٰ باللّٰہ وکیلا۔

اب اس آیت کے مخاطب اہل کتاب ہیں اللّٰہ تعالیٰ انہیں فرما رہا ہے کہ

ا۔ اے اہل کتاب تم اپنے دین میں غلو مت کرو ٭

ب۔ اور خدا کے متعلق صرف حق بات کہو۔ دیکھو جھوٹی باتیں مت کہو ٭

ج۔ مسیح ابن مریم صرف اللّٰہ کا رسول ہے ٭

د۔ اور اُس کا کلمہ ہے۔ جو مریم کے دل پر ڈالا گیا ٭

ر۔ اور اس کی طرف سے روح ہے ٭

س۔ پس اللّٰہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ ٭

ع۔ اور تین خدا ہرگز نہ کہو ٭

ل۔ اس عقیدہ سے باز آجاؤ۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے ٭

م۔ خدا تو صرف ایک خدا ہے ٭

ن۔ وہ اس سے پاک ہے۔ کہ اُس کا کوئی بیٹا ہو ٭

ی۔ اُسی کے لئے ہے۔ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ اور وہی اللّٰہ کافی کارساز ہے ٭

اب یہ آیت قرآنی اتنے واضح الفاظ میں الوہیت مسیح اور ابنیتِ مسیح کے عقیدہ کا بطلان کر رہی ہے کہ جس پر کسی گہری نظر ڈالنے کی بھی حاجت نہیں۔ صرف معمولی عقل والا انسان بھی اس آیت کا یہی منشا سمجھے گا۔ کہ خدا عیسائیوں کو نصیحت کر رہا ہے کہ وہ ایسے فاسد عقیدہ پر کیوں ایمان لاتے ہیں۔ تو اب جب کہ اس آیت کا ایک ایک لفظ الوہیتِ مسیح کی تردید کر رہا ہے۔ اور اس کی خدائی اور خدا کے بیٹے ہونے کا صاف صاف انکار اس میں نظر آ رہا ہے۔ تو اس آیت کریمہ کے جملہ وکلمتہ القاھا الی مریم کے خواہ تم کچھ ہی معنے کرو۔ لیکن اس کے وہ معنے ہرگز نہیں لئے جا سکتے۔ جس سے مسیح خدائی کا حصے دار بنتا ہو کیونکہ اسی بے ہودہ عقیدہ کی تردید تو اس آیت کا خاص مقصد تھا۔ پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے کسی ایک جملہ سے اُسی مقصد کی تائید ہو جائے۔ جس کی تردید کے لئے خدا نے یہ ساری آیت اُتاری۔

پس بہرحال یہ آیت اپنی زبانِ حال سے ان عیسائیوں کو جواب دے رہی ہے۔ کہ کلمۃ اللّٰہ کا وہ مفہوم ہرگز نہیں ہے۔ جس کو تم پیش کرتے ہو۔ وگرنہ اس آیت کریمہ میں دو متضاد باتیں آجائینگی۔ اور خدا کا کلام تو ہر قسم کے تضاد و اختلاف سے مبرا ہوتا ہے ٭

کلمۃ اللّٰہ کا حقیقی مفہوم

پس اگرچہ یہ آیتِ قرآنی عیسائیوں کو خود جواب دے رہی ہے۔ اور ہمارے کسی جواب کی ضرورت نہیں۔ مگر پھر بھی احباب کی واقفیت کے لئے کلمۃ اللّٰہ کا صحیح مفہوم بیان کیا جاتا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سورۂ آلِ عمران میں اللّٰہ تعالیٰ اپنے ملائکہ کے ذریعہ سے حضرت مریم صدیقہ کو یہ خوشخبری دیتا ہے۔ کہ ان اللّٰہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسی ابن مریم جس کے معنے یہ ہیں کہ خدا اپنے ایک کلمہ یعنی پیشگوئی کے ذریعہ سے تجھے بشارت دیتا ہے۔ اور وہ بشارت ایک بیٹے کے متعلق ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا۔ اب اسی پیشگوئی کے مضمون کو جو مریم صدیقہ کو اللّٰہ تعالیٰ نے قبل از وقت بتلائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور پھر اپنے وقت پر بڑی شوکت سے پوری ہوئی۔ اس آیت کریمہ ومثلہ القاھا الیٰ مریم میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ مسیح ہماری اس پیشگوئی کا ظہور ہے۔ جو ہم نے مریم صدیقہ سے اس کی پیدائش سے قبل کہی تھی۔ پس اس آیت کے معنے یہ ہوئے۔ کہ مسیح اللہ کا رسول ہے۔ اور خدا کی اس پیشگوئی کا ظہور ہے۔ جو اس نے مریم سے کہی تھی۔ اور اس پیشگوئی کا دوبارہ ذکر اس لئے کیا گیا۔ کہ لوگ حضرت مریم کو کہا کرتے تھے۔ کہ یا اخت ھارون ما کان ابوک امراء سوءٍ وما کانت امک بغیا (سورہ مریم) یعنی اے مریم تیرے ماں باپ تو ایسے بُرے کام نہیں کیا کرتے تھے۔ پھر تُو نے اس طرح کیوں کیا یہ الزام چونکہ لوگ حضرت مریم پر لگایا کرتے تھے۔ اس لئے خدا نے فرمایا۔ کہ مسیح تو اُس کا کلمہ ہے۔ یعنی یہ وہی مسیح ہے۔ جس کے متعلق ہم نے مریم کو پہلے سے کہا تھا۔ کہ ایک بچہ تیرے بطن سے پیدا ہوگا۔ جو دنیا اور آخرت میں وجیہہ ہوگا۔ اور اس طرح خدا نے تصدیق فرما دی۔ کہ مریم واقعی صدیقہ ہے۔ نہ کہ جیسا تم خیال کرتے ہو۔ اور اس کا یہ بیٹا ہماری پیشگوئی کے مطابق پیدا ہوا ہے۔ نہ کہ تمہارے بے ہودہ خیالات کے مطابق۔ پس حقیقت یہ ہے۔ کہ چونکہ حضرت مسیح کی نسبت آپ کی والدۂ مطہرہ کو آپ کے پیدا ہونے سے پہلے اللہ تعالےٰ نے بشارت کا کلمہ اور آپ کے اس طرح بن باپ پیدا ہونے کی خبر دی تھی۔ اس لئے آپ کلمۃ اللہ کہلائے۔ یعنی خدا کی پیشگوئی۔ جو مریم کے ذریعہ کہی گئی تھی۔ پس کلمۃ اللہ کا یہ مفہوم ہے۔ جو کہ ہیں نے بیان کیا۔ نہ کہ وہ دُور از حقیقت مفہوم جس کو عیسائی بیان کرتے ہیں۔ اور جس کا آیات کے سیاق وسباق سے بھی کوئی تعلق نہیں ؛

کلماتُ اللہ کی کثرت

لیکن اگر کلمۃ اللہ ہونے سے کوئی خدا ہو سکتا ہے تو حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بھی اپنا خدا ماننا چاہیئے۔ کیونکہ ان کی پیدائش کی خبر بھی خدا نے پہلے سے حضرت ذکریاہ علیہ السلام کو دی تھی۔ اور اسی طرح لاکھوں ایسے انسان نکل آئیں گے۔ جن کے پیدا ہونے سے پہلے خدا نے رویاؤ کشوف یا الہامات کے ذریعہ سے اپنے پاک بندوں کو خبر دی ہے۔ اور اس طرح سب کے سب خدا ماننے پڑینگے۔ مگر عیسائیوں میں سے کوئی بھی ایسا عقیدہ رکھنے کے لئے طیار نہیں ہے ؛

پس کلمۃ اللہ کی وجہ سے خدا ماننا بالکل کمزور برہان ہے۔ کیونکہ قرآن صرف کلمۃ اللہ میں مسیح کو ہی مخصوص نہیں ٹھیراتا۔ بلکہ قرآن سے بہت سے "کلمات اللہ" نظر آتے ہیں۔ دیکھو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولو انّ ما فی الارض من شجرۃٍ اقلام والبحر یمدّہ من بعدہٖ سبعۃ ابحرٍ ما نفدت کلمات اللہ (سورہ لقمان) یعنی اگر تمام روئے زمین کے درخت قلمیں بن جائیں۔ اور سمندر پھیل کر سات سمندر سیاہی کے ہو جائیں اور کلمات اللہ کو لکھنا شروع کر دیا جائے تو وہ کلمات اللہ ہرگز ختم نہ ہو سکیں گے ؛

اب اس آیت کریمہ میں "کلمات اللہ" کا استعمال صاف صاف تبلاتا ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح کو بھی "کلمۃ اللہ" کہا گیا ہے۔ تو اس سے ان کی کوئی خصوصیت یا الوہیت ثابت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جیسے دوسرے کلمات اللہ ہیں۔ اور ان کی اِس قدر تعداد ہے کہ انسان کے شمار سے باہر ہے۔ اسی طرح مسیح بھی ایک کلمۃ اللہ ہیں۔ گویا قرآن کی اصطلاح میں کلمۃ اللہ کوئی ایسا لقب نہیں ہے۔ جو صرف حضرت مسیح کا ہی خاصہ قرار دیا گیا ہو۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ مسیح کی ذات تک ہی اس کو محدود رکھا جاتا۔ اور کسی دوسرے کو اس لقب میں شامل نہ کیا جاتا۔ مگر قرآن تو کروڑوں کروڑ برگزیدہ نفوس کو "کلمات اللہ" کہکر پکار رہا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے۔ کہ مسیح کو بھی اُسی رنگ میں کلمۃ اللہ کہا گیا ہے جیسے دوسروں کو۔ پس مسیح کی خصوصیت جاتی رہی۔ اور ان کی الوہیت کی دلیل رائگاں چلی گئی۔ فالحمد للہ رب العالمین ؛

(باقی دارد)

دیانندی مشن

دیانند اور وید

(۳)

مہاشہ جی اب آپ کو اچھی طرح معلوم ہو گیا ہوگا کہ آپ کے گُرو دیانند نے کس طرح مسلمانوں کے اعتراضوں سے گھبرا کر ویدوں کے ایسے معنے کئے۔ جو کہ ویدوں اور اس کی لغت کے سراسر خلاف ہیں۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اسی طرح آریہ سماج بھی مسلمانوں کے اعتراضات سے گھبرا کر اپنے گرو دیانند کی بتائی ہوئی اس ودیا کو جو کہ ویدوں کا نچوڑ ہے چھوڑ رہی ہے۔ چنانچہ چند ایک باتیں آپ کے لئے لکھتا ہوں۔

شادی بیوگان اور آریہ سماج

پہلی بات جس کو آریہ سماج نے اپنے بانی کے خلاف اپنی قوم میں جاری کی ہے وہ بیوہ کا نکاح ہے۔ حالانکہ دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں صاف لکھا ہے۔ کہ دوجوں (برہمن۔ کھشتری۔ ویش) کے لئے بدھوا بیاہ ناجائز ہے۔ اور جو دوج اس کو کرتا ہے۔ وہ وید کے خلاف کرتا ہؤا شودر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بیوہ کا نکاح صرف شودروں کیلئے ہے۔ اور دوج کے لئے ضروری ہے۔ کہ اگر وہ رہ نہ سکے تو نیوگ کرے۔ کیونکہ یہی قدیم رشیوں سے دستور چلا آیا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ آریہ سماجی دوست بیوہ کے نکاح کو جو کہ دیانند کے مذہب کے خلاف اور برعکس ہے۔ مسلمانوں کے اعتراضوں سے گھبرا کر اس کو ہندو قوم کے لئے ضروری اور لابدی قرار دے رہے ہیں ؛

پس مہاشہ جی یہ اسلام کا آپ پر احسان ہے۔ کہ اس نے آپ کو ایک ایسے ضروری مسئلہ کی طرف توجہ دلائی۔ کہ جس کے بغیر ہندو قوم کا قائم رہنا خطرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالی نہیں تھا۔ اور ہمیں خوشی ہے۔ کہ آپ نے اس کو قبول کر لیا۔ خواہ اس میں آپ نے اپنے گورو کی نافرمانی ہی کیوں نہ کی ہو۔

نیوگ کی مخالفت

دوسری بات جو آپ لوگوں نے مسلمانوں کے اعتراضوں سے گھبرا کر اپنے گرو کے خلاف کی ہے وہ نیوگ کا ظاہری طور پر چھوڑنا ہے۔ حالانکہ دیانند نے ہر ایسے آریہ سماجی دوست کے لئے جو کہ اولاد کا خواہشمند ہو یا اس سے رہا نہ جائے نیوگ ہی ضروری قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ نیوگ کے روکنے میں پاپ ہے۔ لیکن جب اہلِ اسلام کی طرف سے اس حیا سوز اور گندے مسئلہ پر اعتراضات شروع ہوئے۔ اور مناظرین اسلام نے جب اس کا حیاسوز نظارہ لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ تو آریہ سماج کے اکثر ممبروں نے اس کو ناپسند ہی نہیں کیا بلکہ اس کے خلاف ایسے مضامین لکھے۔ جس میں نیوگ کو فطرت انسانی سے گرا ہوا بتایا۔ چنانچہ چند ایک آریہ سماجی دوستوں کی شہادتیں پیش کرتا ہوں:۔

پہلا گواہ

یہ مہاشہ ہائی کورٹ کے وکیل ہیں۔ اور نیوگ پر ایک کتاب لکھ کر اس میں بتاتے ہیں۔ کہ:۔

"ہم نے اپنی سماجک زندگی میں اور بعد علیحدگی بھی مسئلہ نیوگ پر وچار کیا ہے۔ اور اس کے مؤید اور مخالف حوالہ جات کو غور سے پڑھا ہے اور سنا ہے۔ اور آریہ سماجی اور سناتن دھرمی دونوں سے اس کے سمجھنے کے لئے کامل مدد لی ہے۔ ہم اس محققانہ تجسس اور تفحص کا نتیجہ عوام کے سامنے رکھتے ہوئے ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ نیوگ سے بڑھ کر غیر مہذب شرمناک اور گندہ مسئلہ آج تک کسی قوم کے ہادی نے پرچار نہیں کیا!!"

نیوگ آدی وچار گنگادت ص۳

دوسرا گواہ

ایک آریہ مہاشہ رسالہ زمانہ کانپور میں لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"میں اپنے آریہ بھائیوں سے نہایت عجز و انکسار کے ساتھ یہ پوچھ سکتا ہوں۔ کہ جبکہ ان کی نکتہ چینی کی اسپرٹ مقراض کی طرح بعض اوقات دوسروں کے صاف کپڑوں پر بھی چلتی ہے۔ تو پھر کیا ستیارتھ پرکاش کا مسئلہ نیوگ اس قابل نہیں۔ کہ اس کی دھجیاں اسی مقراض سے اڑا دی جاویں۔ اور آریہ سماج کو جو کہ ہندو سوسائٹی کا روح رواں ہے۔ اس بدنما اور مخرب اخلاق دھبہ سے ہمیشہ کے لئے آزاد کر دیا جائے۔"

(رسالہ زمانہ کانپور منقول از قول الحق ص۵)

تیسرا گواہ

"ہم کو اجازت نہیں کہ ہم ستیارتھ پرکاش کے کسی جملہ پر اختلاف ظاہر کرنا تو درکنار اس کو زیر بحث بھی لا سکیں۔ یہ سماج کو کٹر شخصی پنتھ بنانا نہیں تو اور کیا ہے۔ ... ایک مسئلہ نیوگ ہی کو لیجئے۔ عام طور پر آج کل آریہ سماج میں جائز مانا جاتا ہے۔ چاہے عملی طور پر اس کے لئے کوئی تیار نہ ہو۔ لیکن بدھوا دواہ کے مقابلہ میں ضرور اس کو ترجیح دی جاتی ہے۔"

(آریہ سماچار ماہ جون ۱۹۱۱ء)

مہاشہ جی ان شہادتوں سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ مسئلہ نیوگ جس کو پنڈت دیانند نے بڑے غور و فکر اور بڑی محنت کے بعد ویدوں سے نکالا تھا۔ اس کو آج آریہ سماجی دوست محض مسلمانوں کے اعتراضوں سے گھبرا کر چھوڑ ہی نہیں رہے۔ بلکہ اس کے خلاف نفرت کا اظہار کرتے ہوئے اس کو اخلاق و شرافت سے گرا ہوا اور فطرت انسانی کو ہلاک کرنے والا قرار دے رہے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے دیکھا۔ کہ جب تک آریہ سماج اس گندے مسئلہ کو مانتی ہے۔ اس وقت تک وہ اس قابل نہیں۔ کہ لوگ اس کو مہذب سوسائیٹی شمار کریں۔ اور دوسرے مسلمانوں کے اعتراضوں نے ان کو مجبور کر دیا ہے۔ کہ اس کے خلاف آواز بلند کریں۔ (باقی دارد)

(راقمہ محمد عمر شرما مولوی فاضل)

نیوگ شاستر:۔ جو دوست نیوگ جیسے گھنونے مسئلہ کا لطف اٹھانا چاہتے ہیں۔ وہ ۵ ر کے ٹکٹ بھیج کر یہ رسالہ دفتر فاروق سے طلب کریں (منیجر فاروق)

کسر صلیب

"نور افشاں" سے مطالبہ

مسیحی معجزات

عیسائی اخبار "نور افشاں" اپنے "خداوند یسوع مسیح" کی افضلیت ثابت کرنے کے لئے ۲۹ دسمبر کے پرچہ میں تحریر کرتا ہے۔ کہ:۔

"مہاتما بدھ اور حضرت محمد صاحب فوت ہو چکے ہیں۔ اور وہ گذشتہ زمانہ سے منسوب ہیں۔ مگر یسوع مسیح زندہ حیات بخشندہ ہے۔ اور وہ ہمہ حاضر ہستی۔ یعنی مسیح اب بھی جہاں کہیں اس کی انجیل جاتی ہے فضل کے معجزات دکھا رہا ہے۔"

ہمیں ان سطور کے پڑھنے سے بے حد خوشی حاصل ہوئی ہے۔ کہ واقعی اگر موجودہ زمانہ میں بھی "خداوند مسیح" اپنے ماننے والوں کے ہاتھ پر فضل کے معجزات دکھا رہا ہو۔ تو یہ عیسائیت کی سچائی کا ایک بہت بڑا ثبوت ہوگا۔ اور اب ہمیں اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ عیسائی لوگ حقیقتاً روح القدس سے مؤید ہیں۔ لیکن اگر یہ صرف دعویٰ ہو۔ جس کے ساتھ کوئی دلیل نہ ہو۔ تو پھر عیسائیوں کو اپنے ایسے قول پر شرمندہ ہونا چاہیئے۔ اور انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اب دنیا ان کی پُرفریب چالوں میں پھنسنے کے لئے طیار نہیں ہے۔

ہمارا مطالبہ

حضرت مسیح علیہ السلام نے انجیل پر ایمان لانے والوں کی صداقت جانچنے کے لئے بہت سے معجزات بیان فرمائے ہیں جن کا وجود ہر سچے مسیحی میں ہمیں نظر آنا چاہیئے۔ اور اب جبکہ "نور افشاں" نے اس امر کا دعویٰ کیا ہے۔ اور مسیح کی زندگی کا اسے ثبوت قرار دیا ہے۔ ہم اُس سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ آیا مسیحیت ہمیں وہ معجزات دکھانے کے لئے طیار ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن کی طرف حضرت مسیح نے اناجیل میں اشارہ فرمایا ہے۔ اور کیا آج کوئی ایسا مسیحی دنیا میں موجود ہے۔ جو ان معیاروں پر پورا اتر سکے۔ جو ایک سچے مسیحی کے لئے حضرت مسیح نے بیان فرمائے ہیں۔

انجیلی حوالجات

دیکھو حضرت مسیح لوگوں سے فرماتے ہیں:۔

"اور ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہونگے وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے۔ نئی نئی زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اٹھالیں گے۔ اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئیں گے۔ انہیں کچھ ضرر نہ پہنچے گا۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے۔ تو اچھے ہو جائیں گے۔" مرقس ۱۶/۱۷ و ۱۸

اسی طرح دوسری جگہ فرمایا:۔

"اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا۔ تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا۔ اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔" متی ۱۷/۲۰

پھر فرماتے ہیں:۔

"اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوتا۔ اور تم اس توت کے درخت سے کہتے کہ جڑ سے اکھڑ کر سمندر میں لگ جا۔ تو تمہاری مانتا۔" لوقا ۱۷/۶

ان مرقومہ بالا انجیلی آیات میں حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک سچے مسیحی کی مندرجہ ذیل علامتیں بیان فرمائی ہیں:۔

اول:۔ وہ بدروحوں کو نکال سکتا ہے۔

دوم:۔ وہ بغیر سیکھے معجزانہ طور پر نئی نئی زبانیں بول سکتا ہے۔

سوم:۔ وہ سانپوں کو بغیر ضرر کے اٹھا سکتا ہے۔

چہارم:۔ وہ زہر کو بغیر کسی نقصان کے پی سکتا ہے۔

پنجم:۔ وہ بیماروں کو صرف ہاتھ رکھکر شفا دے سکتا ہے۔

ششم:۔ وہ پہاڑوں کو اپنے اشارے پر چلا سکتا ہے۔

ہفتم:۔ وہ درختوں کو زمین سے اکھیڑ کر سمندر میں لگا سکتا ہے۔

ہشتم:۔ وہ ناممکن امورات بھی نہایت آسانی سے پورے کر سکتا ہے۔

معجزات دکھاؤ

اب اگر "نور افشاں" اپنے اس دعویٰ میں کہ مسیح اب بھی جہاں کہیں اس کی انجیل جاتی ہے۔ بفضل کے معجزات دکھا رہا ہے۔" سچا اور راستباز ہے۔ تو اس کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ میدان میں نکلے۔ اور ہمیں سنکھیا یا اسٹرکنیا کھا کر دکھلا دے۔ ہم دیکھیں گے۔ کہ ایک ایماندار پادری بھلا کس طرح زہر کھا کر زندہ رہ سکتا ہے۔ اور اگر وہ مر جائے۔ تو تب دوسرے پادریوں کو چاہیئے۔ کہ وہ سامنے آئیں۔ تاکہ ہر ایک کی ایمانی حالت کا ہمیں علم ہو جائے۔ اور نام مسیحوں میں سے ہمیں ایماندار اور سچے مسیحیوں کی تعداد کا صحیح پتہ لگ سکے۔

اسی طرح ایڈیٹر "نور افشاں" کو چاہیئے۔ کہ وہ کسی پہاڑ کو حکم دے کر اسے لوگوں کے سامنے چلائے۔ تاکہ دنیا پر مسیحیت کا سکہ بیٹھ جائے۔ اور نا لوگوں میں اس کی مقبولیت بڑے زور سے پھیل جائے۔

اور اگر وہ پہاڑ کو بالفرض نہ چلا سکے۔ تو کم از کم ایک اُلٹی جوتی کو صرف زبانی ارشاد سے سیدھا کر کے دکھلا دے۔ ہم تب بھی ان کی ایمانداری پر یقین رکھنے کیلئے طیار ہیں۔ اور ہم سمجھ لیں گے۔ کہ مسیحیت اپنے دعاوی میں ضرور سچی اور راستباز ہے۔

اور یا پھر بیماروں کو صرف ہاتھ رکھ کر اچھا کر دکھائیں یا بغیر سیکھے معجزانہ طور پر نئی نئی زبانیں بول کر لوگوں کو محو حیرت کر دیں۔

لیکن اگر عیسائی اس میدان میں آنے کے لئے طیار نہیں ہیں۔ اور ہرگز طیار نہیں۔ بلکہ وہ نہ تو زہر پی سکتے ہیں۔ اور نہ پہاڑوں کو چلا سکتے ہیں۔ اور نہ بیماروں کو صرف چھو کر اچھا کر سکتے ہیں۔ اور نہ نئی نئی زبانیں معجزانہ طور پر بول سکتے ہیں۔ تو پھر انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ اب ان تمام عیسائیوں میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں رہا۔ اور یہ کہ خدا نے انہیں چھوڑ دیا ہے اور ان سے اپنے تعلق کو ہٹا لیا ہے۔ ان میں ایمان و حیات باقی نہیں رہی۔ صرف منہ کی باتیں رہ گئیں۔ اور خدا تعالیٰ منہ کی باتوں سے کبھی خوش نہیں ہو سکتا۔

اس لئے آؤ اور مُردہ مذہب کو چھوڑ کر ایک زندہ مذہب سے اپنا تعلق قائم کرو۔ تمہیں عیسائیت میں کوئی "نفل کا معجزہ" دکھائی نہیں دیگا۔ تم تاریکی میں ہو مگر اسلام تمہیں نور میں لانا چاہتا ہے۔ اور اگر نہیں مانتے۔ تو پھر نکلو۔ اور ہمیں مسیحی معجزات کا کوئی نمونہ دکھاؤ۔ یونہی شور مچانا اور بیہودہ دعوے کرتے جانا۔ اور جب دلیل پوچھی جائے تو خاموش ہو کر رہ جانا عیسائیوں کے لئے بہت ہی باعث شرم ہے۔

بیماروں کو اچھا کرو

دنیا میں ہر ایک انسان کبھی نہ کبھی ضرور بیمار ہوتا ہے کبھی اپنی غلطیوں سے۔ اور کبھی دوسروں کی عبرت کے لئے۔ اور بعض دفعہ بیماریاں انسان کی روحانی ترقی کے لئے بھی آتی ہیں۔ اور اُن کے نازل ہونے پر جب ایک بندہ صبر سے کام لیتا ہے۔ تو خدا اس کے گناہوں کو دُور کرتا اور اُسے اپنی رضا کا وارث بناتا ہے۔ مگر بہرحال بیماریاں ضرور آتی ہیں۔ اور جب انسان علاج کرتا ہے۔ تو وہ دُور بھی ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے لوگوں سے فرمایا تھا کہ ہر مرض کا علاج دنیا میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے اے لوگو تم جب کبھی بیمار ہو جاؤ۔ تو ضرور علاج کراؤ۔ اور خدا کی پیدا کردہ چیزوں سے فائدہ حاصل کرو۔

مسیحیت کی تعلیم

مگر مسیحیت اس پہلو میں ایک عجیب بات ہمارے سامنے رکھتی ہے۔ اور وہ ہمیں یہ تعلیم دیتی ہے۔ کہ جب کوئی "خداوند مسیح" پر ایمان لے آئے۔ تو اس کے اندر ایسی برقی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ وہ اگر کسی بیمار پر ہاتھ رکھ دے۔ تو فی الفور وہ بیمار اچھا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہونگے۔ وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے۔ نئی نئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اٹھا لیں گے۔ اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئیں گے۔ انہیں کچھ ضرر نہ پہنچے گا۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے۔ تو اچھے ہو جائیں گے۔" مرقس ۱۶/۱۷ و ۱۸

اسی طرح آپ فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا تو × × × × کوئی بات تمہارے سامنے ناممکن نہ ہوگی۔"

متی ۱۷/۲۰

اب سوچو۔ کہ اگر فی الواقع دنیا میں ایسا ہو جائے۔ تو لوگوں کو کتنا بڑا سکھ اور آرام پہنچے۔ اور بیماروں کو بھی کڑوی اور کسیلی دوائیں پینے سے کیسی نجات حاصل ہو۔ مگر افسوس ہے کہ ایسا ہوتا نہیں۔ بلکہ عیسائی لوگ خود ہسپتال قائم کرتے اور لوگوں کا علاج بالدوا کرتے رہتے ہیں۔ اس صورت میں ہمارا یہ بالکل جائز مطالبہ ہے۔ کہ اے خداوند یسوع پر ایمان رکھنے والو۔ بیماروں کا ہسپتالوں میں تم کیوں علاج کرتے ہو۔ اور کس لئے صرف ہاتھ رکھکر انہیں اچھا نہیں کر سکتے۔ کیا صرف ایک رائی کے دانہ برابر بھی تم ساروں میں ایمان نہیں ہے۔ اور جبکہ "نشان" تم میں مفقود ہے۔ تو اب تم ساری دنیا کو مسیحیت کے جھنڈے تلے لانے کی کوشش کیونکر کر سکتے ہو۔ کیونکہ جب خود تم نے ایمان لا کر کچھ فائدہ حاصل نہیں کیا۔ تو اب دوسرا بھلا کس امید پر تمہارے گروہ میں شامل ہوگا۔

نور افشاں کا اعلان

ہمیں زیادہ تر تعجب "نور افشاں" کی اس اطلاع سے ہوا۔ کہ:۔

"مسٹر ایم۔ کے۔ موسیٰ خاں کی اہلیہ محترمہ سخت بیمار ہیں۔ یہاں تک کہ بعض ڈاکٹروں نے ان کے مرض کو لاعلاج بتلایا ہے۔ ناظرین سے التماس ہے۔ کہ ان کے لئے دعا کریں۔ کیونکہ جو انسان کے نزدیک ناممکن ہے۔ وہ خدا کے نزدیک ممکن ہے۔" (۲۲ نومبر)

بیشک خدا کے نزدیک سب کچھ ممکن ہے۔ اور وہ ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہے۔ اور دعا سے سب کچھ انسان کو حاصل ہو سکتا ہے۔ اور ہماری دلی دعا ہے کہ خدا ان کی اہلیہ کو صحت یاب فرمائے۔ مگر باوجود اس کے ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ عیسائی آخر کس مرض کی دوا ہیں۔ اور وہ کس لئے صرف ہاتھ رکھکر انہیں اچھا نہیں کر دیتے۔ کیا تمام مسیحی لوگوں میں آج ایمان بکلی مفقود ہے۔ اور کیا رائی کے دانہ برابر بھی ان میں سے کسی کا ایمان نہیں۔ اور اگر کہو کہ وہ لاعلاج مرض ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ مسیح نے یہ بھی تو کہدیا تھا۔ کہ کوئی بات بھی اُن کے لئے ناممکن نہ رہے گی۔ پس یہ ناممکن العلاج مرض بھی ایک سچے مسیحی کے ہاتھ رکھنے سے دُور ہو جانی چاہیئے مگر افسوس کہ آج کوئی مسیحی ہمیں ایسا نظر نہیں آتا۔ اس لئے ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں۔ کہ عیسائیت ایک مُردہ مذہب ہے۔ کیونکہ زندگی کی علامتیں اس میں نظر نہیں آتیں۔ آج مسیحیت ایک قشر ہے مگر بغیر مغز کے۔ اور جسم ہے بغیر رُوح کے۔

اس لئے آؤ اور ان وہمی باتوں کو چھوڑ کر اسلام کی چار دیواری میں پناہ گزیں ہو جاؤ۔ اسلام اوہام باطلہ سے پاک اور "خیالی وعدوں" کے مخالف ہے وہ نقد بہ نقد لوگوں کو انعام دیتا ہے۔ اور اُن کو بام عروج تک پہنچاتا ہے۔ اس لئے آؤ۔ اور حق کو قبول کرو۔ ہماری تو یہی صدا ہے ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

(خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل قادیان ۱۲/۱۹ ۸)

تحفۃ النصاریٰ

اس نام سے ایک نئی اور زبردست کتاب ردّ عیسائیاں میں مکرمی چوہدری غلام احمد خانصاحب ایڈوکیٹ ہائیکورٹ و امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن نے محنت سے تصنیف فرمائی۔ اور مالک احمدیہ کتاب گھر قادیان نے آج کل ہی چھپوائی ہے۔ مسیحی مذہب کے متعلق مناظرہ کرنیوالے دوست اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔ خوب کسر صلیب کرتی ہے لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ اور صفحات ۷۰ قیمت صرف ایک روپیہ

حضرت مسیح موعودؑ کا زندہ معجزہ

(از قلم مکرمہ و معظمہ بیگم صاحبہ سردار امام بخش خانصاحب مرحوم تمندار کوٹ قیصرانی)

مندرجہ ذیل مضمون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک معجزہ کے متعلق ہے۔ جس کو حضرت اقدس نے زبان مبارک سے سردار صاحب مرحوم کے لئے دعا فرما کر خدائی الہام سے سردار صاحب کو اس وقت بشارت دی تھی۔ جبکہ وہ بالکل اپنی کامیابی سے مایوس ہو کر اپنے حقوق سے محروم ہو چکے تھے۔ چنانچہ وہ سارا واقعہ مخدومہ بیگم صاحبہ نے اپنا چشم دید اور حلفیہ رقم فرما کر فاروق کے مسیح موعود نمبر کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ چونکہ وہ نمبر احباب کی عدم توجہی کے سبب شائع نہیں ہو سکا۔ اس لئے ناظرین فاروق کے ازدیاد ایمان کے لئے اس کو بلفظہٖ اس پرچہ میں شائع کرتا ہوں۔ ممکن ہے کہ کسی سعید روح کو اس سے ہدایت حاصل ہو جائے۔ اور اس واقعہ کو قلمبند کر کے بھیجنے کی جو تکلیف محترمہ بیگم صاحبہ سردار صاحب مرحوم نے فرمائی ہے۔ اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کو اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ (ایڈیٹر فاروق)

معجزانہ دعا

ایڈیٹر صاحب فاروق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں مسیح موعودؑ نمبر کے لئے ایک نہایت ہی سچا اور چشم دید واقعہ جس کا تعلق خاص ہماری ذات سے ہے۔ خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر لکھتی ہوں۔ امید ہے۔ کہ کسی سعید روح کو اس سے فائدہ پہنچے گا۔ وہ واقعہ یہ ہے۔ کہ:۔

سردار امام بخش خانصاحب قیصرانی مرحوم کا ایک بڑا بھائی سردار اللہ بخش خاں تھا۔ اور ان کا ایک بیٹا سردار محمود خاں تھا۔ اللہ بخش خاں بقضاء الٰہی اپنے والد سردار فضل علی خاں صاحب تمندار کی زندگی میں ہی فوت ہو گیا۔ اور ان کا بیٹا سردار محمود خاں زندہ رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جواب تک زندہ ہے۔ سردار فضل علی خانصاحب تمندار چاہتے تھے۔ کہ میرے بعد میرا جانشین بجائے میرے بیٹے سردار امام بخش خانصاحب کے میرا پوتہ سردار محمود خاں پسر سردار اللہ بخش خاں متوفی ہو۔ اور پوری کوشش کر کے اس کو اپنی زندگی میں ہی اعلیٰ عہدہ پر لے جا رہے تھے۔ حتیٰ کہ گورنمنٹ پنجاب سے اس کو دیوانی اور فوجداری اختیارات بھی دلا دیئے۔ اور تمنداری کے کام میں اپنے ساتھ شریک کر لیا۔

سردار امام بخش خانصاحب کی بیعت

لیکن سردار امام بخش خانصاحب اپنے آپ کو حقیقی جانشین اور شرعی حقدار تصوّر کرتے تھے۔ کیونکہ سردار فضل علی خاں صاحب والد سردار امام بخش خاں نے کاغذات بندوبست میں اپنا رواج شریعت کے مطابق لکھایا تھا۔ مگر افسوس کہ جب اس پر عمل کا موقعہ آیا۔ تو شریعت کے خلاف عمل کر دکھایا اور بجائے حقیقی پسر کی موجودگی کے وفات شدہ بیٹے کے فرزند اپنے پوتہ کو حقدار ٹھہرایا۔ فریقین انہیں جھگڑوں میں تھے۔ کہ سردار امام بخش خانصاحب نے بمعہ اہلیہ خود (جو راقمہ مضمون ہذا ہے) بڑی تحقیقات کے بعد حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کی بذریعہ خط بیعت کر لی۔

اظہار بیعت اور اخراج وطن

احمدی ہونے کے بعد سردار امام بخش خانصاحب نے نہ چاہا کہ اپنی بیعت کو مخفی رکھیں انہوں نے نہایت دلیری سے اس نعمت کا اظہار کیا۔ اور دوسروں کو بھی تبلیغ کرنے لگے۔ مخالفت تو پہلے سے ہی موجود تھی۔ اب اس اظہار احمدیت نے سابقہ مخالفت پر تیل کا اثر کیا۔ اور سردار فضل علی خاں صاحب نے حقوق جانشینی وغیرہ کے چھین لینے پر ہی صبر نہ کر کے سردار امام بخش خانصاحب کو ضلع سے خارج کرا دیا۔ اور سردار صاحب معہ عیال ملتان میں سکونت پذیر ہو گئے۔

درخواست دعا اور قبولیت از خدا

ملتان سے سردار صاحب بمعہ اہل و عیال امام ہمام مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دارالامان قادیان حاضر ہوئے۔ ایک روز اس عاجزہ راقمہ مضمون ہذا نے حضرت امام کی خدمت میں تمام حالات گذشتہ عرض کر کے دعا کے واسطے درخواست کی۔ حضور نے سب حالات سنکر فرمایا۔ کہ میں انشاء اللہ ضرور دعا کروں گا۔ بلکہ حضورؑ نے حضرت اُم المومنین رضؓ صاحبہ کو بھی ارشاد فرمایا۔ کہ یہ مظلوم ہیں۔ ان کیلئے آپ بھی دعا کریں۔ آخر ایک روز صبح کے وقت حضورؑ نے فرمایا۔ کہ میں نے سردار صاحب کے لئے بہت دعا کی۔ اور خدا کے فضل سے مجھے یقین ہے۔ کہ وہ دعا قبول ہو گئی ہے۔ اور سردار صاحب کے بارے میں مجھے الہام ہوا ہے (جو الہام عربی میں تھا۔ اسکی الفاظ میں یاد نہ کر سکی) اس کے معنے اور مطلب بھی فرمائے۔ جو یاد ہیں۔ کہ

"ان کو کہدو کہ ان کی فتح ہے"

یہ بشارت سنانے کے وقت حضرت اُم المومنینؓ صاحبہ بھی موجود تھیں۔ میں راقمہ مضمون حضرت اُم المومنینؓ کے مکان پر ٹھہری تھی۔ اور سردار صاحب باہر مہمانخانہ میں تھے۔ اور کبھی کبھی وہ میری قیام گاہ پر بھی آکر خیر خیریت پوچھ لیا کرتے تھے۔ چنانچہ جس روز حضرت اقدسؑ کو الہام ہوا۔ اسی روز سردار صاحب کو بھی ایک خواب دکھایا گیا۔ جو دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کی گویا تفصیل و تشریح تھی۔

حلفیہ بیان

آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی واصل باللہ ہو چکے ہیں۔ اور سردار امام بخش خانصاحب شوہرم بھی اس دار فانی سے سدھار چکے ہیں۔ اسلئے میں خدا کی قسم کھا کر اور خدا تعالےٰ کو حاضر ناظر جان کر بیان کرتی ہوں۔ کہ میں نے حضرت اقدس کی زبان مبارک سے الہام بالا سنا اور وہ خواب بھی جس کو میں آگے بیان کرتی ہوں شوہرم سردار امام بخش خانصاحب مرحوم کے منہ سے سنا۔ مجھ سے علاوہ ہمارے کنبہ کے بہت سے لوگ بھی کئی بار سردار صاحب کے منہ سے سن چکے تھے۔ اور وہ یہ خواب ہے:-

سردار صاحب کا خواب

سردار صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میرے اوپر دو چیلیں پھر رہی ہیں۔ میرے ہاتھ میں تیر کمان ہے۔ میں نے ان کی طرف تیر چلایا۔ تو اس سے ایک چیل نیچے گر پڑی۔ پھر دیکھتا ہوں۔ کہ میرے ہاتھ میں باز ہے۔ خیال آیا۔ کہ اس کو دوسری چیل پر چھوڑ دوں۔ جب چھوڑا تو باز پرواز کر کے چیل پر جا پڑا۔ اور اُسے کہیں بھگا کر لے گیا۔ اور اسوقت میری زبان پر یہ الفاظ تھے۔ کہ "نہ سیاہ چھوڑ نہ سفید" کہ آنکھ کھل گئی۔

اب آپ آئیندہ سنیں کہ کس طرح خدا تعالےٰ کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام کا الہام اور سردار صاحب کا یہ خواب پورا ہوتا ہے۔

صاحبزادہ صاحب تونسہ کا ذکر

دس دن ہم قادیان میں ٹھہر کر پھر ملتان کو واپس آ گئے۔ ابھی تھوڑے دن واپس آئے گذرے تھے۔ کہ سردار صاحب نے ایک دن گھر میں آکر کہا۔ کہ ایک آدمی تونسہ شریف یا وطن سے (مجھے یاد نہیں رہا۔ کہ ان دونوں مقاموں میں سے کس مقام سے کہا) آیا ہے۔ اور اُس آدمی نے کہا۔ کہ صاحبزادہ میاں محمود صاحب تونسوی کے حضور ذکر ہو رہا تھا۔ کہ سردار امام بخش خاں کو حضرت مرزا صاحبؑ نے کہا۔ کہ محمود خاں پاگل ہو جاویگا۔ اور تیرا حق تمہیں ملے گا۔ اور صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر ایسا ہوا۔ تو ہم بھی مرزا صاحب کو مان لیوینگے۔ یہ کہکر اس آدمی نے سردار صاحب سے پوچھا کہ کیا یہ بات سچ ہے؟ سردار صاحب نے جواب دیا۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے مجھے یہ تو فرمایا تھا۔ کہ تیری فتح ہو گی۔ مگر پاگل ہونا کسی کا نہیں کہا۔ فرمایا جو لوگ خود ایک معیار قائم کر رہے ہیں۔ تو خدا اُن پر حجت پوری کر دیگا۔

سردار محمود خاں کا پیر

محمود خاں خلف سردار اللہ بخش خاں صاحب متوفی۔ نے بھی ہماری دیکھا دیکھی ایک لنگوٹیا فقیر مسمی گونی شاہ کو امام مہدی اور محمد صلعم کا مظہر بنایا۔ کیونکہ گونی شاہ تناسخ کا قایل تھا۔ اور اپنے منہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑے بڑے دعوی کرتا تھا۔ جس سے جاہل لوگ بہت معتقد بنائے تھے۔ بھنگ چرس کا اس قدر عادی تھا۔ کہ معتقد فخریہ بیان کرتے کہ شاہ صاحب خدا کے نشہ میں اس قدر غرق ہیں۔ کہ بھنگ چرس کا ان کو نشہ ہوتا ہی نہیں۔ یہ قضیہ طویل ہے۔ اس کو چھوڑ کر اصل واقعہ پیش کرتی ہوں۔

قدرت خداوندی کا نمونہ
اور
خواب کا پورا ہونا

شوہرم سردار امام بخش خانصاحب مرحوم کا ایک سوتیلا بھائی غلام حیدرخاں اور بھتیجا محمود خاں مذکور اصل مخالف سردار صاحب کے تھے۔ اور یہی دونوں باعث تکلیف رہے۔ ان ہر دو کا انجام بھی ایک جیسا ہوا۔ قدرت نے ظاہری طور پر ان کی رنگت بھی سیاہ وسفید کردی تھی۔ قضاء الٰہی کے ماتحت ایسا ہوا۔ کہ غلام حیدرخاں نے گلی میں جاتے ہوئے ایک آدمی کو نشانہ بندوق بنا کر مار ڈالا۔ جس سے وہ گرفتار ہوگیا اور ملزم ہوکر لاہور کے جیل میں مرگیا۔ اور محمود خاں کے دماغ میں رفتہ رفتہ خلل آنے لگا۔ اور اس درجہ تک دماغ میں فتور آگیا۔ کہ اس نے دن دہاڑے اپنی بیوی کو قتل کردیا۔ گرفتاری کے بعد حکام کو شک ہوا کہ اس کا دماغ صحیح نہیں۔ اور اس کی پراگندگی دماغ کا موجب گونی شاہ اس کا امام مہدی سمجھا گیا۔ جس کو بذریعہ وارنٹ گرفتار کرکے عبور دریا کا حکم دیا۔ اور وہ اسی صدمہ میں تپ دق سے مرکر گواہی دے گیا کہ کاذبوں کا انجام یہ ہوتا ہے۔ اور سردار محمود خاں کو پاگل سمجھا جاکر لاہور کے پاگل خانہ میں پہنچا دیا۔ جہاں پر وہ ابتک زندہ موجود ہے۔

حق بحقدار رسید

خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ الہام جس کا میں اوپر ذکر کرچکی ہوں خارق عادت طور پر آپ کی صداقت کا ثبوت اور ہمارے ایمانوں کی ترقی کا موجب ہوا۔ کہ سردار امام بخش خانصاحب مرحوم کو ان کے والد سردار فضل علی صاحب کی زندگی میں ہی ان کا جانشین بنایا گیا۔ اور کل سرکاری اختیارات وعطیات اُن کو دیئے گئے۔ حالانکہ جب ضلع سے خارج کئے جاچکے تھے۔ تو بعد میں یہ فیصلہ ان کے حق میں باہمی طور پر ان کے والد نے کیا تھا۔ کہ اگر وہ حقوق خود اور تمنداری سے دست بردار ہوجائیں۔ تو وطن میں واپس آکر رہ سکتے ہیں۔ آخر سردار صاحب یعنی شوہرم سردار امام بخش خانصاحب نے مجبور ہوکر تمنداری سے دست برداری دیدی اور اپنے بھتیجے محمود خاں کو تمندار تسلیم کرلیا اور کاغذات سرکاری میں یہ سب اندراج کرادیا۔ ان حالات میں ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ انسانی منصوبے اور سامان ظاہری سب ختم ہوچکے۔ جن کے بعد کوئی صورت باقی نہ تھی۔ کہ سردار صاحب کو اپنے باپ کی جانشینی اور حقوق تمنداری وغیرہ حاصل ہوسکتے۔ جب کہ وہ اپنے ہاتھ سے تمام حقوق سے دست برداری تحریری کاغذات سرکاری میں لکھکر دے چکے تھے۔ جس کے بعد ان کو اپنے وطن میں ٹھہرنا بھی اس شرط پر ملا۔ کہ وہ محکوم ہوکر رہیں۔ اور انہوں نے منظور بھی کرلیا۔ اب ان کے حکمران ہونے کا کونسا ظاہری سامان باقی تھا۔ جس کے واسطے وہ کوشش کرتے۔ نہ کسی دعوی کی صورت نہ اپیل ومرافعہ کی گنجائش باقی رہی۔ ایسی صورت میں سردار صاحب کی بغیر کسی ظاہری تگ ودو اور کوشش کے خودبخود تمام مخالفتوں کا دور ہوجانا اور سردار صاحب کو تمام زائل شدہ حقوق کا مل جانا اگر معجزہ نہیں۔ تو اس کا نام کیا رکھا جائیگا کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس وقت یہ خبر دینا۔ کہ تم کامیاب ہوجاؤ گے تمہاری فتح ہوگی۔ جس وقت کہ کسی ذہن انسانی میں اس کا وہم بھی نہیں ہوسکتا تھا۔ کہ سردار امام بخش خانصاحب بھی کسی طرح اپنے باپ کے وارث ہوکر کوٹ قیصرانی کے تمندار اور حکمران ہوجائیں گے۔ یہ وہ بات ہے۔ جو بجز خدا کے برگزیدہ رسولوں کے کوئی نہیں کرسکتا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ فلا یظھر علیٰ غیبہٖ احدا الا من ارتضیٰ من رسولٍ یعنے اپنے غیب کی باتیں خدا تعالےٰ سوائے رسولوں کے کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔

پس اے لوگو

تم یقین کرلو۔ کہ یہ وہ معجزہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جس کی شہادت میں اسی عالم الغیب والشہادۃ خدا کی قسم کھاکر ادا کرچکی ہوں۔ اس پر غور کرو۔ اور اس سے نصیحت حاصل کرو۔ دنیا چند روزہ ہے۔ اور ہم سب نے مرکر خدا کے حضور پیش ہونا ہے۔ ابھی وقت ہے۔ کہ اس الٰہی سلسلہ میں داخل ہوجاؤ۔ تو تم بھی خدا کے قدرتوں کے صدہا نمونے اپنے نفسوں میں اور اپنے گردوپیش بارہا مشاہدہ کروگے۔ میں نے اپنا فرض ادا کردیا ہے۔ چاہو تو قبول کرو۔ چاہو ہنس کر ٹال دو۔ مسیح موعود علیہ السلام کی اس بشارت کا اس اعجاز کا جس کا میں نے اوپر مختصر ذکر کیا ہے۔ یہ نتیجہ ہے۔ کہ میرا شوہر سردار امام بخش خانصاحب مرحوم اللہ تعالےٰ بے شمار اس پر رحمتیں کرے نامرادی کی حالت میں اپنی دلی مراد کو پہنچا۔ اور تادم آخیر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اعجاز کا بزبان حال وقال ہر شخص سے ذکر کرتا رہا۔ اور حضور علیہ السلام کے خادموں میں داخل رہکر اپنے خدا سے جا ملا۔ اس کے بعد اس کا فرزند رشید سردار امیر محمد خاں جس کو اس نے دربار مسیح میں رکھکر تعلیم دلائی اور باخدا انسان بنایا۔ اس کا حقیقی جانشین اور چیف قیصرانی ہے۔ اور خدا کے فضل سے آنریری مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور ہم سب مسیح موعود علیہ السلام کے خدام میں دل وجان سے داخل ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارا اسی ایمان پر خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔ وما علینا الا البلاغ +

نوٹ کرلیں چونکہ ۲۷ دسمبر کو جلسہ سالانہ شروع ہوگا۔ اس لئے بوجہ مصروفیت جلسہ ۲۸ دسمبر کا اخبار فاروق شائع نہ ہوسکیگا۔ بدیں وجہ یہ پرچہ دو ہفتہ کا اکٹھا شائع کیا جاتا ہے۔ ۲۱ دسمبر کا پورا پرچہ ۱۲ صفحہ کا اور ۲۸ دسمبر کا پیشگی پرچہ ۸ صفحہ اس کے ساتھ لگاکر دو ہفتہ کا مکمل کردیا ہے۔ احباب اس کا .... نوٹ کرلیں۔ انشاء اللہ اس کے بعد ۷ جنوری کا پرچہ نکلیگا ۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبروں کا گلدستہ

——لارڈ ارون نے پنڈت موتی لال نہرو اور مہاتما گاندھی کو ۲۳ دسمبر کو ملاقات کے لئے مدعو کیا ہے۔ تاکہ موجودہ سیاسی معاملات پر گفتگو اور مشورہ کیا جائے۔ ان دونوں سے گفتگو کرنے کے بعد اور دوسرے سیاسی جماعتوں کے لیڈروں کو بھی اسی طرح طلب کر کے اُن سے بھی پولٹیکل مسائل پر بحث و تمحیص ہوگی۔

——ماڑی کمبو کہ جو ماجھے کا مرکز ہے۔ وہاں ۲۵ ہزار اکالی سکھ جمع ہوئے۔ کیونکہ اُن کو جلسہ میں سکھ لیڈروں نے بلایا تھا۔ ایک طرف سردار کھڑک سنگھ اور ان کے ساتھی تھے۔ دوسری جانب سردار امر سنگھ جھبال اور ان کے ساتھی تھے۔ سردار امر سنگھ نے کانگرس کے بائیکاٹ کا ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ چونکہ نہرو رپورٹ منظور کر کے کانگریس نے مکمل آزادی کو بائیکاٹ یا خیر باد کہدیا ہے اور فرقہ وارانہ نیابت کو قبول کرنیکے باوجود کانگریس سکھوں سے انصاف نہ کر سکی۔ اس لئے سکھ مکمل طور سے کانگریس کا بائیکاٹ کر دیں۔ اور کثرت رائے سے یہ ریزولیوشن پاس ہوگیا۔

——ریاست حیدر آباد دکن کے شہر ناندیڑ کے سکھوں اور مسلمانوں میں مال ٹیکری کے تنازعہ کی تحقیقات کے لئے اعلیٰحضرت حضور نظام دکن نے کلکتہ ہائیکورٹ کے جج مسٹر جسٹس کمنگ کو مقرر کیا تھا۔ ۷ دسمبر کو جسٹس موصوف نے سکھوں کے حق میں فیصلہ صادر کیا۔ اور مسلمانوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہاں سے تین قبریں منتقل کر دیں۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اگر مال ٹیکری سے ایک ماہ کے اندر مسلمان قبریں نہ اٹھائیں۔ تو سکھوں کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ خود ان قبروں کو اکھاڑ دیں۔

——صاحب چیف کمشنر صوبہ سرحدی نے مسٹر ظفر علی خاں مالک اخبار زمیندار اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری دونوں کو صوبہ سرحدی میں داخلہ کی ممانعت کر دی۔

——پنجاب کے جیل خانوں کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ میں چھ غیر سرکاری ارکان کمیٹی نے اسبات پر زور کی سفارش کی ہے۔ کہ مارشل لاء کے قیدی بہت زیادہ سزا بھگت چکے ہیں۔ ان کو فی الفور اب رہا کر دینا چاہیئے۔

——حکومت پنجاب نے بھیک منگوں کے مسئلہ کے متعلق غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ جس کی رپورٹ گورنمنٹ کو موصول ہو چکی ہے اس پر مقامی . . . . انجمنوں کو توجہ دلائی گئی ہے۔ اور رپورٹ پر ان کی رائے طلب کی گئی ہے رائے کے موصول ہونے پر مناسب حکم دیا جائیگا۔

رعایتی کتب

جلسہ سالانہ کی تقریب پر فاروق بک ایجنسی کی کتابوں میں حسب دستور جو رعایت کی گئی ہے۔ اسکی فہرست اگلے صفحہ پر احباب ملاحظہ فرما کر اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں غالباً آیندہ سال پھر ان کتابوں میں کوئی رعایت نہ ہوگی۔ کیونکہ اب یہ قریب الختم ہیں

(مینیجر فاروق)

——بڑے دنوں میں لاہور کانگرس اجلاس کے علاوہ مندرجہ ذیل کانفرنسیں منعقد ہونے کا ابھی تک فیصلہ ہوا ہے۔ (۱) پریسبٹرین جنرل اسمبلی (۲) آل انڈیا کرسچن کانفرنس (۳) پنجاب کرسچن کانفرنس (۴) دیسی ریاستوں کی رعایا کی کانفرنس (۵) سوشل کانفرنس (۶) گویوں کی کانفرنس (۷) کرتی کسان کانفرنس (۸) جات پات توڑک کانفرنس (۹) لائبریری کانفرنس (۱۰) سیوادل کانفرنس۔ (۱۱) ہندو سرحدی کانفرنس (۱۲) طلباء کی کنونشن (۱۳) برہمچریہ کانفرنس (۱۴) آل انڈیا مہابیر دل (۱۵) مصیبت زدگان سیاسی کانفرنس۔ (۱۶) ٹیمپرنس کانفرنس (۱۷) تھی اشکات کانفرنس (۱۸) مذاہب کی کنونشن (۱۹) گائے کانفرنس (۲۰) کھیسٹوں اور ڈاکٹوں کی کانفرنس (۲۱) ٹیچرز کانفرنس (۲۲) نوجوان سبھا۔ (۲۳) خلافت کانفرنس (۲۴) اکالی کانفرنس (۲۵) آل انڈیا سناتن دھرم دمین کانفرنس (۲۶) جمعیت فی صدی کانفرنس۔ آل انڈیا مسلم کانفرنس کے انعقاد کا اعلان ہو چکا ہے۔ لیکن اس کے متعلق ابھی تک عملی کام شروع نہیں ہوا۔ اس لئے کہ کانفرنس والے اجلاس فروری میں منعقد کرنے کا بندوبست کر رہے ہیں۔

——قاہرہ کے اخبار "السیاست" کو روما کے ایک تار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اعلیٰحضرت شاہ امان اللہ خاں اطالیہ میں مستقل سکونت اختیار کرنے کے متعلق ایک اعلان شائع کیا ہے۔ اور ۲۵ لاکھ اطالوی فرانک کی قیمت سے ایک محل خرید لیا ہے۔ افغانی سفارت خانہ سے اعلیٰحضرت عنقریب اپنے جدید قصر میں آجائینگے۔ نادر خاں مستقبل قریب میں روما پہنچیں گے۔ شاہ امان اللہ خاں کے سفیر بنانے کی خبر غلط تھی۔

——ہاؤس آف کامنز لنڈن میں وزیر ہند تعطیلات کرسمس سے پہلے ایک اور اعلان کرینگے۔ کہ پارلیمنٹ میں تازہ مباحثات سے جو اثر پیدا ہوئے ہیں۔ وہ بہتر ہیں۔

——نواب صاحب بھوپال نے دہلی کی مسلمان یونیورسٹی کو ½ ۱ لاکھ نقد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور ۲۰۰ سو روپیہ ماہانہ دینگے۔

——معلوم ہوا ہے۔ کہ سائمن کمیشن کی رپورٹ ماہ فروری کے اختتام پر یا ماہ مارچ سے پہلے پہلے پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچے گی۔ اس تعویق سے کوئی سیاسی اہمیت ملحق نہیں ہے۔ بلکہ وجہ صرف یہ ہے۔ کہ کمشنروں کو اب یہ بات تجربہ سے معلوم ہوئی ہے۔ کہ شہادتوں کے انبار کو پرکھنے اور سفارشیں کرنے کا کام توقع سے بہت زیادہ بھاری نکلا ہے۔

مسیح ہندوستان میں۔ جس میں [illegible] تحقیقات [illegible] قرآن و حدیث و اقوال حضرت [illegible]
[illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے [illegible] محصول [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بتقریبِ جلسہ سالانہ ۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۳۰ء تک مندرجہ کتابیں فاروق بک ایجنسی سے رعایتی قیمت پر ملینگی

حضرت مسیح موعود کا بے بہا خزانہ،

عرف بیس سٹ رعایتی قیمت پر دیئے جائینگے

تبلیغ رسالت جلد اوّل۔ دوم۔ سوم۔ چہارم۔ پنجم۔ ششم۔ ہفتم۔ ہشتم۔ نہم۔ دہم۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نایاب اشتہارات جو حضور نے اسلام کی صداقت اور اپنی صداقت اور قرآن مجید کی صداقت اور مذاہب باطلہ کے بطلان پر دنیا بھر میں ہر ایک مذہب و فرقہ و ملت کے لوگوں کے نام شائع کئے۔ اور بالکل نایاب تھے۔ خدا کے فضل سے وہ ان آٹھ جلدوں میں جمع کر دیئے ہیں۔ جلد پنجم و ششم ختم ہو چکی ہے۔ آٹھ جلدیں موجود ہیں۔ جن کی مجموعی قیمت نو روپیہ آٹھ آنہ ہے۔ رعایتی صرف پانچ روپیہ؛

ہدایات زرّین:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ نے تبلیغ اسلام و تبلیغ سلسلہ کرنے والے مبلغین کے واسطے یہ زرّیں ہدایات فرمائی ہیں۔ جن کا مطالعہ ہر ایک شخص کو جو تبلیغ اسلام و تبلیغ احمدیت کی دل میں تڑپ رکھتا ہے۔ ایسا مبلغ بنا دیگا۔ جو کسی میدان میں ناکام اور ذلیل نہ ہو۔ ہمیشہ خدا کے فضل سے بامراد رہے گا۔ اصلی قیمت ۱۰ر رعایتی صرف ۵ر؛ جیبی سائز جو ہر وقت جیب میں رہے

غیر احمدیوں اور پیغامیوں اور بابیوں کا ردّ

تنقید صحیح ۸ر۔ النبوت فی الاحادیث ۶ر۔ النبوۃ فی الالہام ۶ر۔ ازہاق الباطل ۲ر۔ مباحثہ مونگھیر ہر دو حصہ ۸ر۔ التنقید ۳ر۔ بحرِ حقیقت ۴ر۔ اس سٹ کی اصلی قیمت عہ؍ رعایتی ایک روپیہ۔ صرف ۲۰ سٹ رعایتی قیمت پر فروخت ہوں گے؛

ثناء اللہ کی تردید میں،

فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی ۸ر۔ ثنائی فرار اور مباہلہ سے انکار ۸ر۔ صادق کلمات بجواب ثنائی ہفوات ۴ر۔ فیصلہ الٰہی ثنائی روسیاہی ۵ر۔ ثنائی ہرزہ درائی ۵ر۔ مماثلت یہود و احمدی نمبر اوّل ۲ر۔ مسیح موعود کی عمر ۲ر۔ اس سٹ کی اصلی قیمت دو روپیہ۔ رعایتی صرف ایک روپیہ۔ صرف تیس سٹ رعایتی قیمت پر فروخت ہونگے؛

آریوں کے رد میں،

پیدائش عالم ۳ر؛ صاعقہ ذوالجلال حصہ اوّل ۳ر۔ ایک مسلمان کا پیغام ۱۰ر۔ تنبیہہ زباندراز ۱۰ر۔ ویدک توحید کا آئینہ ۲ر؛ دھرم پال کا چٹھا ار۔ گائے کی عظمت ۱۰ر۔ کلام الامام ۱۰ر۔ رسالہ گوشت خوری ۲ر۔ الحق دہلی ار۔ تصدیق کلام ربانی بجواب مسلمانی کے بانی کی کہانی عصہ۔ اس سٹ کی اصلی قیمت دو روپیہ۔ رعایتی صرف ایک روپیہ۔ صرف ۲۵ سٹ رعایتی قیمت پر فروخت ہوں گے؛

نوٹ ۱:۔ مندرجہ بالا کتابوں میں سے جو کتاب علیحدہ لی جائے گی۔ وہ اصلی قیمت پر ملیگی؛

نوٹ ۲:۔ جو دوست جلسہ پر نہ آئیں گے۔ ان کو بھی ۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۳۰ء تک یہ کتابیں رعایتی قیمت پر بذریعہ وی پی ارسال ہونگی۔ صرف محصولڈاک انکے ذمہ ہوگا۔ وہ جلد درخواست بھیجدیں؛

مندرجہ ذیل کتابوں کی کوئی رعایت نہیں

چشمہ ہدایت:۔ ردّ آریہ میں لاجواب کتاب ہے۔ جس میں ہستی باری تعالےٰ کا ثبوت اور تناسخ کی تردید اور قدامت روح و مادہ کا ردّ نئے اور فلسفیانہ دلائل اور سائنس سے دیئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۵ر؛ نہایت زبردست دلائل اور عام فہم ہیں؛

عشرہ سوالات کے جوابات:۔ اس میں غیر احمدیوں کے دس ایسے سوالات کا جواب دیا گیا ہے۔ جو وہ ہمیشہ سلسلہ احمدیہ پر کرتے رہتے تھے۔ نہایت لاجواب اور نایاب کتاب ہے۔ صرف چند نسخے باقی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ

علماء خلف:۔ یہ وہ لاجواب کتاب ہے۔ جس کا جواب اب تک کسی غیر احمدی سے نہ ہوسکا۔ خصوصاً ثناء اللہ امرتسری جو اس کتاب کی تصنیف کا اصل باعث ہے۔ اس کے جواب سے آج تک عاجز ہے۔ اور تاحیات عاجز رہیگا۔ قیمت صرف ایک روپیہ؛

مرقع ثنائی:۔ امرتسری ثناء اللہ کے اس پرچہ اہلحدیث کی حرف بحرف سطر بسطر نقل مطابق اصل ہے جس میں اس نے حضرت مسیح موعود کے مقابلہ آخری فیصلہ سے انکار کیا تھا۔ اور اس اخبار اہلحدیث کو وہ کسی کے سامنے پیش کرنے سے شرماتا ہے۔ اور آج تک چھپاتا ہے۔ قیمت صرف ۴ر؛

آئینہ حق نما:۔ مولوی ثناء اللہ کے رسالہ الہامات مرزا کا مکمل مدلل مفصل جواب ہے۔ بڑی ضخیم کتاب ہے۔ چند نسخے رہ گئے ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ؛

التشریح الصحیح:۔ حضرت مسیح موعود کے ۲۹ الہامات پر غیر احمدی مُلّا نے ہمیشہ اعتراض کرتے تھے۔ ان سب کے اعتراضوں کا ایسا دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ کہ کسی کو جواب الجواب کی جرأت نہیں ہوئی۔ چند نسخے باقی ہیں۔ قیمت صرف ۸ر؛

نوٹ ۳:۔ یہ سب کتابیں اور اس سے علاوہ سلسلہ کی تمام کتابیں فاروق کے دفتر سے ایام جلسہ میں مل سکتی ہیں۔ اور جو دوست جلسہ پر نہ آسکیں۔ وہ بذریعہ وی پی رعایتی کتابیں ۱۰ر جنوری سنہ ۳۰ء تک ڈاک میں منگالیں۔ اور آئے ہوئے احباب خود آکر خرید لیں؛

نوٹ ۴:۔ فاروق کا دفتر جلسگاہ کے بالکل قریب برلب سڑک واقع ہے۔ جس کے دروازہ پر دفتر فاروق لکھا ہوا ہے

مینجر فاروق بک ایجنسی قادیان۔ پنجاب،

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام ... پرنٹر و پبلشر کے چھپوا کر فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)